مناظرہ بھاٹو پور
(۱)
شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی
الحاج الشاہ حافظ و قاری محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی لکھنوی
ثم پیلی بھیتی خلیفہ و فرزند روحانی حضور اعلیٰ حضرت
بموقع جشن دستار فضیلت
نبیرگان شیر بیشۂ سنت و شہزادگان معصوم ملت
محمد مہران رضا خان حشمتی
محمد فاران رضا خان حشمتی

۹۲/۸۶ھ
فرمان سیدی سرکار اعلیٰ
حضرت عظیم البرکت مجدد دین
و ملت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ
ولد مرافق وغیظہ المنافق
حشمت علی میرا روحانی بیٹا ہے اور منافقین پر
غیض وغضب ڈھانے والا ہے۔
الطاری الداری
لھفوات عبدالباری :۔ جلد ۳

سرکار کلاں حضرت سید شاہ

مختار اشرف صاحب

قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ سجادہ نشین

خانقاہ کچھوچھہ شریف جو شیر بیشۂ

اہلسنت سے واقف ہو کر انکے عقیدے

کے موافق ہے وہی صحیح معنی میں سنی ہے،

صحیح الایمان ہے اور اُنسے واقف

ہو کر انکا بدگو ہو وہ یقیناً

بدمذہب بے دین ہے۔
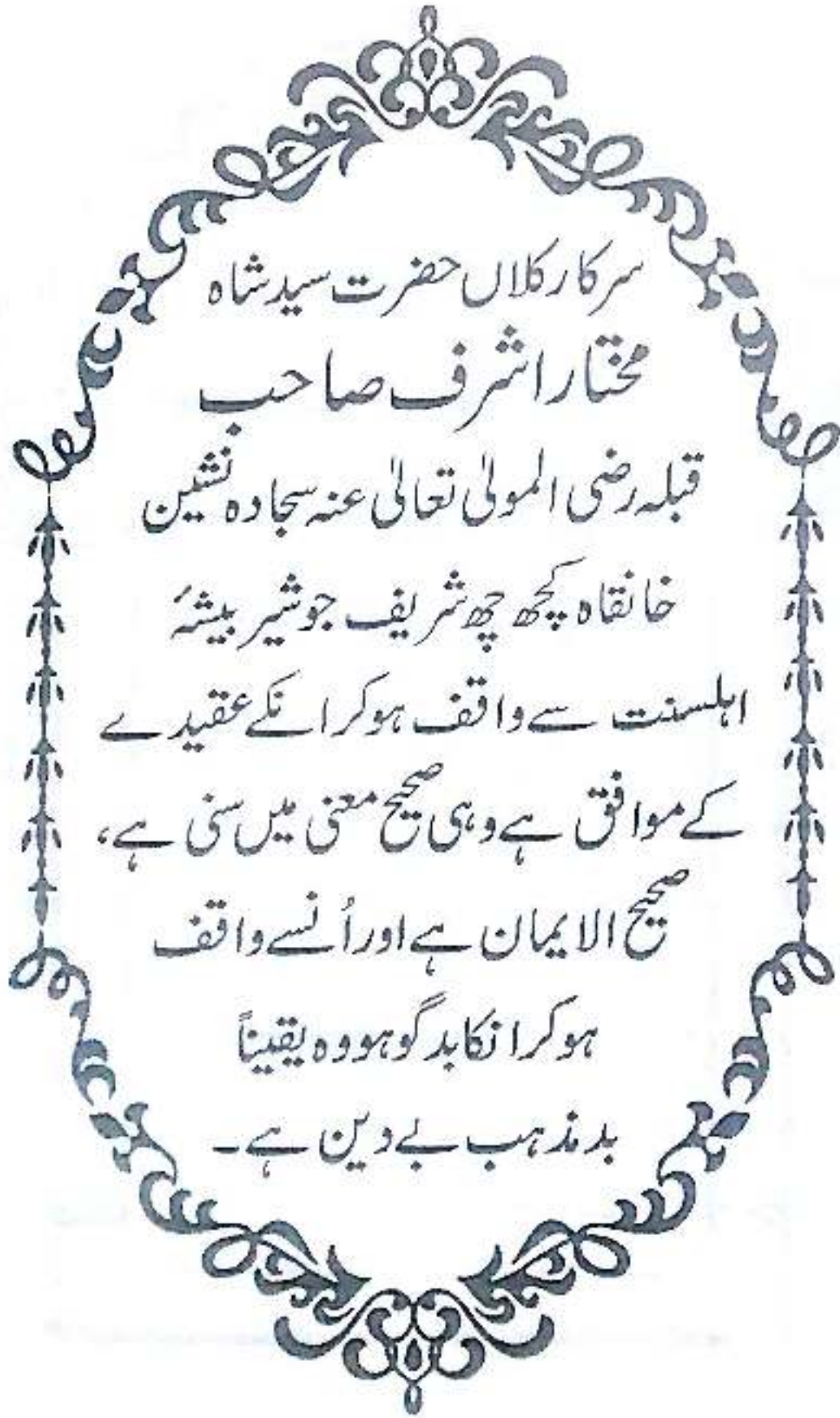
۷۸۶/۹۲
فرمان شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام
حضرت علامہ مولانا حامد رضا خان صاحب
علیہ الرحمۃ والرضوان
اللہ تعالیٰ نے مجھے دو نعمتیں عطاء فرمائی ہیں
ایک مولانا سردار احمد صاحب اور ایک
مولانا حشمت علی خان صاحب

۷۸۶/۹۲
فرمان شہزادۂ اعلیٰ حضرت
حضور سرکار مفتی اعظم ہند
علیہ الرحمۃ والرضوان
جو کام ڈیڑھ سو مولوی
ملکر نہ کرسکے وہ تنہا
مولانا حشمت علی
نے کر دیا۔

فرمان حضور مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی

حبیب الرحمٰن قادری علیہ الرحمۃ والرضوان

جان تو جانِ جہاں

جان جہاں بر تو نثار

اس دور میں سب سے خطرناک اور ایمان سوز تحریک دیوبندیت ووہابیت کی تحریک ہے جو کفر معض کو اسلام خالص اور کافر و مرتد کو کامل الایمان ظاہر کر کے لاکھوں کو گمراہ وبددین بنارہی ہے اِس امر مخصوص میں حضرت شیر بیشہ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت اپنے انداز میں فرد تھے۔

فرمان حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان

شیر بیشہ اہلسنت کی شخصیت صرف آل انڈیا ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی شانِ امتیاز رکھتی تھی جس نے گورستانِ وہابیت میں سناٹا کردیا گلستانِ دیو بندیت تاراج کردیا نجدی قلعوں میں زلزلہ ڈال دیا بڑے بڑے دیو بندی سورماؤں کو آپ سے مقابلہ کی تاب نہ تھی، نجد کے بڑے بڑے وفادار اور منظور نظر اس شیر سنیت کے نام سے کانپتے لرزتے تھے ہند کی شخیت کا خواب دیکھنے والوں کا پتہ پانی ہوتا تھا اس شیر سنیت نے جس طرف رُخ کردیا حق و صداقت کے ڈنکے بجادیئے باطل کے پرخچے اُڑا دیئے میدانِ مناظرہ میں آپ خود ہی اپنی مثال تھے پوری زندگی مجاہدانہ مخلصانہ دینی خدمات میں گزاردی۔

۷۸۶/۹۲

بحمدہ تعالیٰ

یہ مختصر رسالہ نافع عجالہ ہدایت قبالہ مدرسۂ قادریہ رضویہ اہلسنت موضع بھاؤپور
ڈاکخانہ اٹوا ضلع بستی کے دوسرے سالانہ جلسے کی روداد سنانے والا گمراہوں کو اسلام
وسنیت کا سچا راستہ دکھانے والا دیوبندی فاضل مولوی حبیب اللہ شہیم پران پوری
سے کفریات دیوبندیہ پر حضرت شیر بیشہ سنت کا جو زبردست تحریری مناظرہ ہوا
اس کی اصلی حقیقت واقعی کیفیت پر سے نقاب اٹھانے والا

مسمیٰ بنام تاریخی

سنی و وہابی کا مناظرہ

۱۳۶۷ھ

مناظرہ بھائوپور

از ترتیب لطیف و ترصیف منیف

حافظ عبد الحمید صاحب

قادری برکاتی رضوی مجددی فتحپوری زیدہ ربہ تعالیٰ بالفیض المعنوی والصوری

حسب فرمائش: شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد ناصر
رضا خان صاحب قبلہ قادری رضوی حشمتی خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر

مکتبہ حشمتیہ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پیراماہم گونڈہ (یوپی)

موبائل نمبر:۔ 9368173692

کتاب : مناظرہ سنی وہابی کا (مناظرہ بھاؤپور)

مصنف : حافظ عبدالحمید صاحب قادری برکاتی رضوی فتح پوری

تصحیح : حضرت مولانا محمد فرزان رضا خاں صاحب حشمتی پیلی بھیت شریف

کمپوزنگ: عتیق احمد حشمتی (شجاع ملک) مرکز کمپیوٹرس بریلی شریف 9719918868

ناشر : مکتبہ حشمتیہ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پراماہم سعد اللہ نگر گونڈہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله العزيز الكريم الغفور الملك القدوس السلام الصبور، السميع البصير اللطيف الشكور، والصلاة والسلام الا ايمان الاكملان. علىٰ حبيبه سيد الانس والجانّ شفيعنا المصطفىٰ المنير النور، وعلىٰ اٰله واصحابه الىٰ يوم النشور آمين

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے ہم کو حق عطا فرمایا اور اپنے کرم سے ہمیں حق پر استقامت بخشی اور حق کے مقابل باطل کو خاک وخون میں غلطاں فرمایا اور محض اپنے فضل سے اپنے پیارے محبوب عالم جمیع خفایا وغیوب محمد رسول اللہ ﷺ کا مبارک دامن ہم نکموں کے ہاتھ میں دیا اور حضور پرنور سلطان بغداد قطب الارشاد فرد الافراد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خادم بنایا، حضور پرنور مرشد برحق امام اہل سنت شیخ الاسلام والمسلمین مجدد اعظم دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ الحاج مفتی عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیوا بنایا تمام بدمذہبوں بیدینوں سے دوری وکنارہ کشی کا حکم فرمایا۔

ارشاد فرمایا: بشر المنفقين بان لهم عذاباً اليما ن الذين يتخذون الكافرين اولياء من دون المؤمنين۔ یعنی خوش خبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو

دوست بناتے ہیں۔اور فرماتا ہے: یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم والکفّار اولیاء واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین۔ یعنی اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافران میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو اور فرماتا ہے: یٰاَیّھا الذین آمنوا لاتتخذوا الیھود والنصارٰی اولیاء بعضھم اولیاء بعض، ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ یعنی اے ایمان والوں یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے تو وہ انہیں میں سے ہیں بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا اور ارشاد فرماتا ہے: یٰایھا الذین آمنوا لاتتخذوا آباء کم واخوانکم اولیاء ان استحبو الکفری علی الایمان ومن یتولھم منکم فاؤلٰئک ھم الظالمون۔ یعنی اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو، اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالموں میں ہے۔ اور حضور سید الرسل مختار کل ہادی الیٰ اقوام السبل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم کا ارشاد فیض بنیاد ہے: من وقر صاحب بدعۃٍ فقد اعان علیٰ ھدم الا سلام۔ یعنی جس نے بدمذہب کی تعظیم کی تو یقیناً اس نے دین اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ اور ارشاد اقدس ہے:

لاتؤاكلوهم ولاتشاربوهم ولا توانسوهم ولا تجالسوهم ولا تناكحوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا عليهم یعنی بدمذہبوں کے ساتھ نہ کھاؤ نہ پیو نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھو نہ ان سے انس رکھو نہ ان سے شادی بیاہ کرو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو نہ ان کے مردے کی نماز پڑھو۔ ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم تم ان (بدمذہبوں) سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالدیں۔

الحمد للہ کہ حضرت حق جل جلالہ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہم کو ان احکام پر عمل کرنے کی توفیق بخشی مگر چونکہ مطلع علی الغیوب مخبر صادق علیہ السلام آگاہ فرچکے ہیں کہ آخر زمانے میں گمراہی اور فتنہ بڑھے گا آدمی کو اپنا دین سنبھالنا ایسا دشوار ہوگا۔ جیسے ہاتھ میں انگارا لینا صبح کو آدمی مسلمان ہوگا شام کو کافر ،شام کو مسلمان ہوگا صبح کو کافر العظمۃ للہ۔ آج فرمان عالی شان کا ظہور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ایک طرف قادیانی مرتد اٹھتا ہے اپنی نبوت ومسیحیت کا دعوی کرتا ہے اور روح اللہ وکلمۃ اللہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو سڑی سڑی گالیاں سناتا ہے معجزات کو جھٹلاتا ہے انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی توہین کرتا ہے دوسری طرف وہابی اسماعیلی فتنہ اٹھتا ہے جو خدا تعالیٰ کو جھوٹا اور ہر عیب سے ملوث مانتا ہے حضرات انبیاؤرسل علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی سخت تنقیص کرتا ہے کہیں غیر مقلدیت رونما ہوتی ہے اور تقلید شخصی کو شرک اور مقلدوں

کومشرک بتاتی اورتقویۃ الایمانی دھرم کی اشاعت و تبلیغ کرتی ہے کسی جانب دیوبندی فتنہ کھڑا ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کو جھوٹا اور گندے سے گندے عیب پر قادر مانتا ہے۔حضور اقدس نبی آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم عظیم کو شیطان کے علم سے کم بتاتا ہے اور حضور اکرم کے علم کو پاگلوں جانوروں کے علم کے مثل لکھتا ہے اور حضور اقدس کے بعد نئے نبی کے پیدا ہونے کو جائز قرار دیتا ہے کسی طرف شش امثالیہ فتنہ ظاہر ہوتا ہے جو حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل چھ خاتم النبیین اور بتاتا ہے کسی سمت چکڑالوی فتنہ رونما ہوتا ہے اور وہ رب العزۃ کے نائب مطلق خلیفہ اعظم مختار کل سید الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض ایک ڈاکئے کے برابر بتا کر آپ کی احادیث شریفہ کو بالکل کذب ولغو ٹھہرا دیتا ہے کسی سمت رافضی فرقہ اٹھتا ہے اور قرآن عظیم کو ناقص ماننا حضرت جبریل علیہ السلام کو خائن بتانا وغیرہ وغیرہ خرافات بکتا ہے۔

کسی جانب فرقہ ضالہ ندویہ ابھرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو ایک کافر گورنمنٹ کی طرح ہر ایک فرقے سے راضی اور ہر شخص کو اپنی سمجھ پر مکلف اور تمام کلمہ گو بدمذہبوں مرتدوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق کو فرض قطعی بلکہ ایمان بتاتا ہے۔مبتدعین و مرتدین کے رد کو خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اہانت کہتا ہے، کہیں خلافت کمیٹی کے نام سے حقیقۃً ضلالت کمیٹی کا فتنہ اٹھتا ہے جو ان سب بدمذہبوں مرتدوں کو اور مشرکوں کو بھی اپنے اندر داخل و شامل کرا کے علی الاعلان دعویٰ کرتا ہے کہ جو اس میں شریک نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہے اس فتنہ میں مسلم نما لیڈروں اور مولوی کہلانے والوں نے کہیں مسٹر گاندھی کو مذکر

مبعوث من اللہ کہا کہیں لکھنو کے جلسہ عام رفاہ عام میں ظفر الملک نے مسٹر گاندھی کو نبی بالقوہ کہا اور اسی دور میں مولوی عبد الباری فرنگی محلی نے مشرک کی پس روی اختیار کرنے کا اعلان کیا اور قرآن وحدیث کی خدمت میں جو عمر گزری وہ عمر بت پرستی پر نثار کردی اور صاف لکھ دیا۔

عمر یکہ بآیات و احادیث گزشت
رفتی و نثار بت پرستی کردی

غرضکہ فتنوں کی شدید آندھی تھی کہ صدیقی وعثمانی بننے والے بڑے بڑے جبائی وقبائی اوڑے جارہے تھے اور لوگوں کو ان فتنوں میں اپنا ایمان سنبھالنا دشوار تھا مگر چونکہ یہ بھی فرمان والا شان ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا تمام اہل باطل پر حجج وبراہین سے اسی کو غلبہ حاصل ہوگا۔ الحمد للہ کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے اس کا مصداق علمائے اہل سنت ایدہم اللہ تعالیٰ کو بنایا کہ انہوں نے اپنے جان ومال سے اپنی زبان وقلم سے اور قدم ودرم سے دین حق کی تائید کی اور تمام بد مذہبوں بددینوں کی ہر ممکن طریقے سے خوب خوب بیخ کنی فرمائی۔ اور ان فتنوں اور بد مذہبوں کے دھجیاں اڑانے میں جو ہستی پیش پیش تھی وہ حضور پرنور مرشد برحق سیدنا **اعلیٰ حضرت** عظیم البرکۃ مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی ذات پاک تھی جنہوں نے ان تمام بد مذہبوں بددینوں کی عیاریوں مکاریوں کی قلعی کھولدی ان کے پردے چاک کردیے اور اہل سنت کو ان بد مذہبوں بددینوں کی

اصلی رنگ وروپ سے آشنا کر دیا اور ان فتنوں کے سیلاب سے اہل سنت کی کشتی کو
اس ناخدانے اپنی خداداد قوت سے کنارے پہنچایا آج بد مذہبوں کا کونسا فرقہ ہے
جس کے رد میں حضور پر نور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ
کے متعدد رسائل نہیں ہیں اور کونسا بد مذہب ہے جو حضور پر نور سیدنا اعلیٰ حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ضربات قاہرہ سے نیم جان نہیں ۔حضور پر نور سیدنا اعلیٰ
حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امت مصطفیٰ کی صحیح حمایت اور
بد مذہبوں کی نکایت فرماتے ہوئے صفر ۱۳۴۰ھ میں دار فانی سے دار البقا کو سفر
فرمایا رحمة الله تعالیٰ عليه وعلينا به في الدارين ۔کچھ عرصہ کے بعد
ایک تازہ فتنہ مسلم لیگ کے نام سے ابھرا جو در حقیقت مظلم لیگ تھا اور ہے یہ اپنے
تمام پہلے فتنوں سے زیادہ اندھا بہرا گونگا فتنہ تھا جس نے اسی ندوۂ مخذولہ کے سبق
کو دہرایا اور تمام بد مذہبوں مرتدوں کو مسلمان بتایا۔ یہاں تک کہنے لگے کہ جو
لیگ میں شریک نہیں وہ مسلمان نہیں اور مسٹر جینا نے تو یہاں تک کہدیا کہ خدا
تعالیٰ کافروں سے بھی محبت رکھتا ہے۔

لہٰذا مسلمانوں پر بھی فرض ہے کہ ہر کافر ہر مشرک ہر مرتد سے محبت رکھے۔
مسلمان کہلانے والوں نے اس رافضی جینا کو نبی اور پیغمبر اتحاد اور خضر اور سیاست
کا نبی اور قانون کا خدا سب کچھ کہڈالا والعياذ بالله تعالى اس فتنہ میں
مسلمانوں کو اپنی عظیم دولت اسلام وسنیت کا بچانا بہت ہی زیادہ دشوار ہو گیا اولاً
یہ کہ حضور پر نور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ کا مبارک

سایہ ظاہری سروں پر نہ تھا۔

ثانیاً: وہ بڑے بڑے جبّے قبے والے مظلم لیگ پر اپنے دین و ایمان کو تج بیٹھے اور سنیوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے لگے۔

اور اہلسنّت کے لئے گمراہ گر بن گئے تھے۔ سنی سخت حیرانی و پریشانی میں تھے حامی و یاور کی تلاش میں تھے، ناخدا کو چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ڈھونڈھ رہے تھے کہ رب تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضور رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل کرم فرمایا اور اہل سنت کو حضور پر نور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب و مظہر اتم عطا فرمایا اور اسی ہستی کو اس مبارک منصب پر مقرر فرمایا: جسے حضور پر نور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۳۳۹ھ میں ولد مرافق غیظ المنافق کے مبارک لقب سے سرفراز فرمایا وہ جن کی تحریر و تقریر نے ہندوستان بھر میں سکہ جما دیا جن کے نعرۂ حق سے یوپی سی پی، بنگال و برما، پنجاب بمبئی و گجرات و کاٹھیاواڑ کے بدمذہبوں بددینوں کے قلعے لرز رہے ہیں دل کانپ رہے ہیں وہ کون یعنی حضرت **شیر بیشۂ سنت** ناصر الاسلام والمسلمین امام المناظرین **مظہر اعلیٰ حضرت** مولانا مولوی حافظ قاری مفتی علامہ ابوالفتح عبید الرضا **محمد حشمت علی خاں** صاحب قبلہ قادری رضوی مجددی لکھنوی لا زالت شموس فیضانہ طالعۃ آپ نے لیگ اور لیگیوں کے خوب پرخچے اڑائے ان کے عیوب و نقائص عیاں کئے اور سب سے پہلے ۱۳۵۷ھ میں فتویٰ

مبارکہ احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ شائع فرمایا۔

اس فتوے سے قلعہ لیگ کی بنیادیں ہل گئیں جس کا اقرار خود لیگ کے اکابر نے کیا اور اس کے بعد مظلم لیگ اور اس کے حامیوں سنیت کے دعویداروں رضویت کی بدنامی کرنے والوں کو ارشادات ربانیہ وفرامین مصطفویہ واحکام شرعیہ سے دنداں شکن جوابات دیئے کہ سارے کے سارے لیگی مبہوت ہوکر رہ گئے۔ کانفرنسیوں کے سامنے دلائل اربعہ کے علاوہ خود انہیں کے پہلے اقوال پیش کئے جنہیں سن کر اور پڑھ کر کانفرنسی صامت وساکت ہوگئے اور چونکہ حضور پرنور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیابت فرمارہے تھے۔ لہٰذا خصوصیت کے ساتھ حضور پرنور اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات مبارکہ سے لیگیوں اور کانفرنسیوں کا رد فرمایا جسے پڑھ کر کانفرنسی تو قطعاً متحیر ہوگئے اور اہل سنت کے قلوب منور ہوگئے فالحمد للہ رب العالمین۔

حضور پرنور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشن کرامت جلیلہ ہے کہ جس تقسیم ہند کو لیگیوں نے برسوں بعد پیش کیا حضور پُرنور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۳۳۹ھ میں اسے تحریر فرمادیا تھا اور اس کی خرابیاں بتا کر اس کا رد بھی فرمادیا تھا۔

ملاحظہ ہو اتمام حجت تامۃ ۱۳۳۹ھ میں یہ مضمون طبع ہوا پڑھنے والوں نے پڑھا سننے والوں نے سنا سمجھا مگر لیگ اور لیگ کے وفاداروں نے جب تقسیم ہند کا شور مچایا تو اتمام حجت تامۃ ۱۳۳۹ھ کا پڑھنا سننا کسی کو

بھی یاد نہ آیا اور پھر یاد دلایا تو اسی حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام والمسلمین دامت برکاتہم القدسیہ نے ہی یاد دلایا، لیگ کے وفاداروں کے اصاغر واکابر کے مونہوں کو بند کر دیا یہ دور سنیوں کے لئے سخت دشوار اور نازک تر تھا کہ بڑے بڑے سنیت کے دعویدار اور رضویت کے مدعی لیگ کے فدائی وحامی ہو رہے تھے ایسے پرخطر میدان میں مظہر اعلیٰ حضرت نے نعرۂ حق بلند فرمایا اور بلاخوف لومۃ لائم لیگ وکانفرنس کا رد اور سنیت کی حمایت خوب خوب فرما کر سنیوں کو ہوشیار کر دیا الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ کہ بکثرت سنی مسلمان اس فتنۂ لیگ سے دور ونفور ہے اور بیشمار مسلمان ناواقفیت میں لیگ و کانفرنس میں شریک ہونے کے بعد پھر اس سے جدا ہوئے اور اس سے توبہ کی مگر لیگ کا رنگ بہت ہی کچا تھا کہ تقسیم ہند ہوتے ہی وہ بڑے بڑے لیگ کے فدائی جو لیگ میں شریک نہ ہونے والوں کو کافر جانتے تھے فوراً چوکھے رنگ کے کانگریسی بن گئے جس چیز کو کل تک کھلے بندوں کفر کہہ رہے تھے وہی چیز ان کے نزدیک اسلام ہوگئی وہی لیگی جو کل تک حسین احمد کو اجودھیا نواسی اور شیخ الاصنام کہہ رہے تھے آج وہی اس کو مدنی اور شیخ الاسلام کہنے لگے وہی لیگی جو کل تک مسٹر ابوالکلام آزاد کو کافر مرتد بے دین بتارہے تھے آج پھر وہی اس کو امام المسلمین اور امام الہند بتانے لگے وہی لیگی جو کل تک دیوبندی مرتدوں کی جمعیۃ العلماء کو جمعیۃ الوہابیہ اور اس میں شرکت کو کفر سمجھتے تھے آج خود ہی اس جمعیۃ الوہابیہ میں دھڑا دھڑ شریک ہوکر اپنا کل والا کفر خود ہی قبول کرنے لگے والعیاذ باللہ

تعالیٰ چھوڑے اُن کونفس کے بندوں کا یہی حال رہتا ہے عرض کرنا یہ ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ نے حضور اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس نائب ومظہر کو بد مذہبوں بد دینوں کے ردّ وطرد اور دین وسنیت کی حمایت کا جو ملکہ اور ید طولیٰ بخشا ہے وہ مجھ سے یا اور سنیوں سے نہ پوچھئے بلکہ خود بد مذہبوں بد دینوں سے ہی معلوم کر لیجئے کہ وہ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت کے نام نامی سے کتنا لرزتے اور کانپتے ہیں۔ آج وہابی، دیوبندی، رافضی، قادیانی، مرزائی، نیچری، چکڑالوی، بابی، بہائی، خاکساری، احراری، وہابی مودودی، کانفرنسی، صلح کلی وغیرہ وغیرہ کونسا فرقہ اور ٹولا ہے جو اس مظہر اعلیٰ حضرت قبلہ کی ضربات قاہرہ سے سسکتا بلکتا نہیں ہے ہلدوانی منڈی ضلع نینی تال، بمبئی، پادرہ، ضلع بڑودہ لاہور، سنبھل ضلع مرادآباد، رنگون، مالے گاؤں، ضلع ناسک سلان والی ضلع جہلم شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ راندیر ضلع سورت نوساری ضلع سورت ابوہر منڈی ضلع فیروزپور، بھیمڑی ضلع تھانہ موراوان ضلع اناو، شہر گیا، ادری ضلع اعظم گڑھ نانپارہ ضلر بہرائچ، بسڈیلہ ضلع بستی بھدرسہ ضلع فیض آباد، ملتان وغیرہ وغیرہ مقامات کے مناظروں میں چھوٹے بڑے بد مذہبوں خصوصاً غیر مقلدو دیوبندی سیانوں پرکھوں سے پوچھئے کہ تمہارا خصم حضرت شیر بیشۂ سنت قبلہ کیسا ہے اس کی شان آن بان کیسی ہے حق یہ ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی دین ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد دلی حمد و رضا

اسی سلسلہ کی ایک کڑی مدرسۂ اہل سنت بھاؤ پور ضلع بستی کا دوسرا سالانہ جلسہ ہے جو شنبہ یکشنبہ دوشنبہ مبارکہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ میں منعقد ہوا جس میں شرکت کے لئے خصوصیت کے ساتھ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام والمسلمین امام المناظرین جناب مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ علامہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دامت برکاتہم العالیہ وعمت فیوضہم المبارکہ کو مدعو کیا گیا تھا اور آپ نے بھاؤ پور کے سنیوں کی عرض کو قبول فرماتے ہوئے شب شنبہ میں دیگر علمائے اہلسنّت کے ساتھ جلوہ گری فرمائی، روز شنبہ میں ۸ ربجے سے پہلا اجلاس شروع ہوا اوّل قرآن عظیم کی تلاوت ہوئی پھر نعت خوانی ہوئی اس کے بعد واعظ خوش بیان حضرت مولانا مولوی محمد ایوب صاحب قادری رضوی مجددی ٹانڈوی صدر مدرس مدرسۂ اہل سنت بھاؤ پور نے بیان فرمایا آپ کے بعد ہادم لا مذہبیت خادم سنیت حضرت محترم شاہ محمد عبدالمتین صاحب قادری سجادہ نشین ڈھلمؤ شریف کا مبارک بیان ہوا بعدہٗ حامی سنیت ہادم غیر مقلدیت حضرت مولانا مولوی محمد ذکراللہ شاہ صاحب کا مقدس بیان ہوا ساڑھے بارہ بجے یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا حاضرین کی تعداد کسی اجلاس میں پانچ ہزار سے کم نہ تھی بلکہ کسی کسی اجلاس میں تو بارہ ہزار تک پہنچ جاتی تھی۔ منتظمین جلسہ نے نہایت عمدگی سے سب کو کھانا کھلایا اور ہر سہ روز نہایت فراخ دلی وحوصلہ مندی کے ساتھ تمام حاضرین کی میزبانی کی فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اس وقت سے عشا تک

سوا نمازوں کے باقی جملہ اوقات میں حاضرین برابر حضرت شیر بیشۂ سنت و حضرت صدر محترم سے استفادہ و استفاضہ کرتے رہے۔ شب میں بعد نماز عشاء دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن عظیم و نعت شریف کے بعد عالم ربانی فاضل حقانی حضرت مولانا مولوی محمد عبد الباری صاحب قاری ڈھلموی دام مجدہم نے بیان فرمایا آپ کے بعد ناصر سنیت حضرت مولانا مولوی ڈاکٹر عبید الرحمن صاحب لکھنوی، فاضل السنہ شرقیہ نے نہایت فاضلانہ بیان فرمایا اس کے بعد حامی سنت ماحی بدعت مولوی حکیم پیر صوفی محمد حیات علی صاحب صدیقی قادری رضوی مجددی بھاؤ پوری مہتمم مدرسہ نے دو نظمیں اپنی تصنیف سے پڑھیں جو آخر میں درج ہیں۔

اب اکابر و اصاغر عالم و غیر عالم جن کے مبارک بیان کے مشتاق تھے یعنی حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت قاطع اساس نجدیت و دیوبندیت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ علامہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ رضوی مجددی لکھنوی دامت معالیہم ان کا مبارک بیان شروع ہوا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ شریعت و طریقت کا گلستان تھا حاضرین ہمہ تن گوش بنے ہوئے سن رہے تھے اور اپنے ایمانوں کو منور اور قلوب کو مجلی کر رہے تھے ڈیڑھ بجے قیام تعظیمی و صلاۃ و سلام ہوا اور دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا اس بیان کا یہ اثر ہوا کہ چار مردوں نے بیان کے بعد ہی دیوبندیت سے علی الاعلان توبہ کی اور پھر صبح فجر کی نماز کے بعد چھ مردوں نے اور دیوبندیت ملعونہ کی شرکت سے توبہ کی آج یکشنبہ

کو صبح آٹھ بجے سے تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ قرآن عظیم کی تلاوت کے بعد نعت شریف ہوئی پھر حضرت والا منزلت پیر جی عبد المتین صاحب کا بیان ایمان افروز و وہابیت سوز ہوا اس کے بعد مدرسۂ اہل سنت کے طلبہ کا امتحان اسی اجلاس عام میں ہوا مدرسہ میں اس وقت قواعد بغدادی قرآن مجید اور اردو اور فارسی میں آمد نامہ و گلزار دبستاں و گلستاں اور عربی صرف ونحو میں میزان منشعب وصرف میر ہو چکی پنج گنج ونحو میر ہو رہی ہے۔ امتحان سے اندازہ ہوتا ہے کہ مدرسہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ترقی کرے گا۔ بعدہٗ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری ڈاکٹر محمد عبید الرحمٰن صاحب لکھنوی کا مبارک بیان ہوا۔ آپ کے بعد واعظ خوش بیان مولوی حبیب اللہ صاحب قادری رضوی مجددی نے ایک نعت شریف پڑھی بعدہٗ اطیب العلماء فاضل نوجوان عالم جلیل الشان حضرت مولانا مولوی مفتی ابو الطاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی رضوی دانا پوری صدر مدرس و ناظم مدرسہ بصیرۃ الاسلام آستانہ بصیریہ پیلی بھیت نے فضیلت علم وعلماء پر نہایت بہترین بیان فرمایا آپ کے بعد وجیہ العلماء رئیس العرفاء حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد وجیہ الدین صاحب قادری رضوی ضیائی سجادہ نشین آستانہ رضویہ ضیائیہ مفتی شہر پیلی بھیت کا مبارک بیان ہوا حضار کے قلوب منور و مجلیٰ ہوئے۔ آپ کے بعد جناب مولوی حکیم صوفی محمد حیات علی صاحب قادری رضوی مجددی نے نعت شریف پڑھی اس کے بعد حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم العالی کا مقدس بیان ہوا۔ ڈیڑھ بجے بخیر وخوبی اجلاس ختم ہوا اور چار دیوبندیوں نے دیوبندی دھرم سے توبہ کی بعد

نماز ظہر چار عورتوں نے دیوبندیت سے توبہ کی، بعد نماز عشاء چوتھا اجلاس منعقد ہوا اوّل قرآن کریم کی تلاوت ہوئی پھر نعت شریف جناب مولوی عبد الرزاق خانصاحب لطیفی نے پڑھی۔ پھر جناب مولوی حبیب اللہ صاحب قادری رضوی مجددی خطیب موضع پپری بزرگ نے نعت شریف پڑھی۔ پھر حضرت مولانا مولوی محمد عبد الباری صاحب قادری ڈھلموی نے بیان فرمایا آپ کے بعد حضرت اسد السنۃ غضنفر ملت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی مجددی لکھنوی نے بیان فرمایا۔ آپ کے بعد مداح رسول جناب مولوی حکیم صوفی محمد حیات علی صاحب قادری رضوی مجددی نے نعت شریف پڑھی آپ کے بعد حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام والمسلمین امام المناظرین مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ علامہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری رضوی مجددی لکھنوی دامت فیوضہم المبارکہ کا معظم بیان ہوا دو بجے شب میں صلاۃ وسلام پڑھ کر اجلاس ختم ہوا۔

اس بیان سے متاثر ہوکر چار دیوبندیوں نے دیوبندیت سے توبہ کی۔

دوشنبہ مبارکہ کو صبح آٹھ بجے سے پانچواں اجلاس شروع ہوا۔ اوّل قرآن عظیم کی تلاوت ہوئی بعد ازاں نعت شریف ہوئی اس کے بعد حضرت پیر جی عبد المتین صاحب زیب سجادہ قادریہ ڈھلموٴ شریف نے بیان فرمایا آپ کے بعد حضرت مولانا مولوی محمد ایوب صاحب قادری رضوی مجددی نے قصیدۂ مبارکہ مصطفیٰ جان

رحمت پہ لاکھوں سلام کی تضمین پڑھی آپ کے بعد اطیب العلماء حضرت مولانا مولوی مفتی ابو الطاہر محمد طیب صاحب نے بیان فرمایا۔ آپ کے بعد وجیہ العلماء رئیس العرفاء حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد وجیہ الدین صاحب قبلہ کا مبارک بیان ہوا اور ڈیڑھ بجے جلسہ ختم ہوا جلسہ کی یہ کامیابی اور لیگ و دیوبندیت کی بربادی دیکھ کر لیگیوں دیوبندیوں کے پیٹوں میں چوہے دوڑنے لگے جلسہ کو ناکام کرنے کی بہت ترکیبیں کیں مگر ان کی کچھ نہ چلی مجبوراً اپنے مولویوں کو بلانے کے لئے بہت دوڑ دھوپ کی مگر جہاں حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مد ظلہم کی جلوہ گری ہو بھلا وہاں کوئی دیوبندی لیگی غیر مقلد مودودی نیچری احراری خاکساری مرزائی مناظرے کے لئے کب آسکتا ہے۔ سوء اتفاق کہئے کہ پرانپور ضلع گونڈہ تحصیل اترولہ میں ایک دیوبندی فاضل تھے جو خود کو حبیب اللہ کہتے تھے جن کو اپنی منطق دانی پر بہت ناز اور اپنی شاعری پر بہت گھمنڈ تھا مگر یہ ذات شریف اپنی دیوبندیت و وہابیت کو سنیت کے پردے میں چھپائے ہوئے تھے لہٰذا ادھر تو سنیوں نے ابھارا کہ اہل سنت کا عظیم الشان جلسہ ہو رہا ہے حضرت شیر بیشۂ سنت تشریف فرما ہیں آپ اگر سنی ہیں تو چل کر اپنی سنیت کا ثبوت دیجئے اور ان حضرات سے ملاقات کیجئے ادھر دیوبندیوں لیگیوں نے اکسایا کہ معاملہ بہت ٹیڑھا ہے دیوبندیت ولیگیت کے پرخچے اڑ رہے ہیں کچھ تدارک کرنا ضروری ہے، لہٰذا چلئے مناظرہ کیجئے ورنہ بڑی خرابی ہے بہت کچھ کہنے سننے کے بعد فاضل دیوبند صاحب المتخلص شہیم اپنے موضع سے روانہ ہو کر عصر کے اول

وقت جبکہ بھاولپور میں عصر کی نماز ہو چکی تھی اور حضرت شیر بیشۂ سنت مسجد میں ہی وظیفہ پڑھ رہے تھے کہ شہیم صاحب قیام گاہ علمائے کرام پر ذوالخویصرہ کی شکل و ہیئت میں پدھارے اور مولانا محمد ایوب صاحب رضوی صدر مدرس مدرسۂ اہل سنت بھاولپور کو دریافت کیا۔ مولانا کا پتا بتا دیا گیا، کچھ دیر بعد مولانا صاحب و شہیم صاحب دونوں قیام گاہ علماء کرام پر آئے اور مولانا صاحب نے حضرات علماء سے فرمایا آپ یہاں قریب میں ایک موضع کے رہنے والے ہیں اور آج شب کے اجلاس میں آپ اپنی تصنیف سے کچھ نظمیں پڑھنا چاہتے ہین شہیم صاحب کو کرسی پر بٹھایا گیا اور اطیب العلماء حضرت مولانا مولوی مفتی علامہ ابوالطاہر محمد طیب صاحب قادری رضوی مجددی داناپوری نے فرمایا جب تک آپ کا عقیدہ معلوم نہ ہو اور آپ ہم اہل سنت کے ہم عقیدہ ثابت نہ ہو جائیں اور آپ کی نظمیں شرعی نقطۂ نظر سے ہم لوگ نہ دیکھ لیں اور شرعی حیثیت سے وہ درست نہ ہو جائیں آپ کو ہرگز ہرگز پڑھنے کی اجازت نہیں مل سکتی شہیم صاحب نے کہا میں سنی ہوں اور حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد ہوں۔ مولانا نے فرمایا یہ دور فتنوں اور بدمذہبوں کا دور ہے، لہٰذا کسی شخص کا اور خاص کر آپ جیسی ہستی کا صرف اتنا کہہ دینا کافی نہیں جب تک کہ ہر بدمذہبوں و بددین سے آپ کی تبری نہ معلوم ہو جائے اور آپ کے متعلق تو لوگ کچھ اور ہی کہہ رہے ہیں اس لئے آپ اپنی صفائی پیش کر دیں۔ شہیم صاحب بولے میں کیا صفائی پیش کردوں میں نے کونسا جرم کیا ہے۔ مولانا نے فرمایا مولوی اشرفعلی تھانوی مصنف کتاب حفظ

الایمان کو آپ جانتے ہیں یہ کون تھے مسلمان یا کافر مرتد؟ **شمیم صاحب** مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی مسلمانون کے پیشوا تھے ان کی بابت آپ ایسا سوال کرتے ہیں۔**مولانا صاحب** (حفظ الایمان پیش کر کے) یہ لیجئے صفحہ ۶ ر کی اس خط کشیدہ عبارت کو پڑھ کر بتایئے کہ اس میں تھانوی جی نے حضور سید الرسل مختار کل محمد رسول اللہ ﷺ کی سخت توہین کی ہے یا نہیں وہ عبارت یہ ہے ''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے'' شمیم صاحب نے کتاب لیکر سر ہلا ہلا کر عبارت پڑھی اور بولے **شمیم صاحب** ''پوری کتاب میں سے صرف اتنی سی عبارت پڑھ کر میں کیوں کر مطلب بیان کر سکتا ہوں'' اسد السنۃ مولانا مولوی حافظ قاری محمد محبوب علی خاں رضوی نے فرمایا: ''کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے آپ کو اجازت ہے شوق سے تھانوی جی کی اگلی پچھلی بغور دیکھیے بلکہ پوری کتاب پڑھیئے اور مطلب نکالیے مگر ہم کو صرف بیچ والی عبارت کا صحیح اور اسلامی مطلب سنا دیجئے'' یہ سن کر شمیم صاحب نے اپنی مخصوص ادا میں دانت نکالے اور ہونٹ کھولے سر ہلایا آنکھیں پھرائیں اور تھانوی جی کی چورورقی ضخیم کتاب کو خاص توجہ کے ساتھ مطالعہ کرنے لگے بہت غور دغوض کے بعد بولے اس میں توہین نہیں ہے کیوں کہ تھانوی صاحب اس عبارت

میں رسول کریم علیہ السلام کے علم کو دوسری چیزوں کے علم سے تشبیہ دے رہے ہیں اور تشبیہ میں ایک جیسا ہونا ضروری نہیں محاورہ ہے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص شیر کی طرح ہے تو کیا وہاں اس شخص کے دم ہونا اور چار پیر ہونا اور اس کا درندہ ہونا بھی ضروری ہے؟ نہیں بلکہ صرف بہادری میں تشبیہ ہے حضرت اسد السنۃ نے فرمایا کہ تھانوی جی نے اس گندی عبارت میں حضور اقدس ﷺ کے علم شریف کو زید وعمرو اور بچوں اور پاگلوں اور جانوروں کتوں بلیوں گدھوں وغیرہ وغیرہ کے علم سے تشبیہ دی ہے اور جو کچھ آپ نے کہا ہے یہی مولوی حسین احمد اجودھیا باشی نے اپنی ناپاک کتاب الشہاب الثاقب میں لکھا ہے مگر پھر آپ کتاب کو بغور پڑھ کر فرمائیں کہ جو کچھ آپ نے کہا وہ صحیح ہے'' شمیم صاحب عجیب وغریب شکل بنا کر بولے جو کچھ مطلب میں نے بیان کیا ہے وہ صحیح ہے۔ اب آپ تھانوی صاحب کو مسلمان اور مسلمانوں کا مقتدا و پیشوا تسلیم کیجئے۔ **حضرت اسد السنۃ**

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر\
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

شمیم صاحب آپ نے جو کچھ کہا ہے اس کی بنا پر تھانوی صاحب کے قول سے آپ جلد از جلد تھانوی جی کو کافر و مرتد کہئے اور اب تک جو ان کی تعریف کی ہے اس سے توبہ کیجئے اس لئے کہ حفظ الایمان کی اشاعت کے بعد اہل سنت کی طرف سے تھانوی پر جو اعتراض ہوا ہے وہ یہی ہے کہ آپ نے حفظ الایمان میں حضور اکرم ﷺ کے علم اقدس کو رذیل و حقیر چیزوں سے تشبیہ دی ہے اور یہ حضور رحمۃ

للعالمین ﷺ کی توہین ہے لہٰذا جلد اس سے توبہ کیجئے اور توبہ شائع کیجئے اور حفظ الایمان کی اشاعت بند کیجئے اس کے جواب میں تھانوی جی نے ایک دوسری مبسوط چو ورقی تحریر شائع کی اس کا نام رکھا ہے بسط البنان اس تحریر میں تھانوی جی نے حفظ الایمان کی اس گندی عبارت کی تاویل کی اور اسے اسلام بنانے کی کوشش کی اس میں تھانوی نے خود کو یہ لکھ کر بچایا ہے کہ اس عبارت میں تشبیہ ہے ہی نہیں لہٰذا توہین بھی نہیں ہے۔

غور کیجئے کہ تھانوی جی کفر سے اپنی بچت اسی طرح بتا رہے ہیں کہ اس گندی عبارت میں تشبیہ نہیں اور جو اس میں تشبیہ مان کر اس کو صحیح سمجھے وہ کافر مرتد ہے لہٰذا تھانوی کے فتوے سے آپ اور حسین احمد اجودھیا باشی دونوں کافر مرتد ہیں شہیم صاحب! مرتد کی طرفداری میں مرتد بننا مبارک اور آپ کی تاویل مانی جائے تو آپ کے فتوے سے تھانوی جی کافر مرتد پھر کافر مرتد کو مسلمان اور مسلمانوں کا مقتدا پیشوا مان کر آپ خود کافر مرتد ہوئے اب تو آپ کے دونوں رستے بند ہیں۔
شہیم صاحب بہت دیر چپ سادھے اور عجیب انداز میں بیٹھے رہے پھر بولے اس عبارت میں کوئی توہین نہیں ہے یوں آپ زبردستی جو کچھ چاہیں فرمائیں مگر اس میں توہین ہرگز نہیں ہے عبارت بالکل صاف ہے اور مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی مسلمان ہیں ان پر کفر کا فتویٰ قطعاً غلط ہے۔

اتنے میں حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت دامت برکاتہم بعد عصر کے ورد سے فارغ ہو کر قیام گاہ پر تشریف لائے اور یہ مجمع ملاحظہ فرما کر اطیب العلماء

صاحب کی پاس ہی جلوہ افروز ہوئے اور معلوم فرمایا کہ یہ اجتماع کیسا ہے۔ مولانا محمد ایوب صاحب نے شہیم صاحب کا وہ پرچہ پیش کر کے تمام واقعہ عرض کیا جس کو سن کر حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت دامت برکاتہم نے شہیم صاحب سے فرمایا کیا آپ نے یہ کتاب حفظ الایمان بغور ملاحظہ کر لی ہے اس میں حضور اکرم ﷺ کی توہین وتنقیص تو نہیں ہے یا کتاب دوبارہ دیکھ لیجئے۔ **شہیم صاحب** جی ہاں حفظ الایمان کو میں نے غور سے دیکھ لیا ہے اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کی کوئی توہین نہیں ہے اور مجھے دوبارہ کتاب دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ **حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت دامت برکاتہم** "شہیم صاحب مولوی اشرفعلی تھانوی کل علم کے عالم تو تھے نہیں بعض علم کے عالم تھے تو تھانوی جی کی کیا تخصیص ہے تھانوی کا سا عالم تو ہر بچہ ہر پاگل بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کتا ہر الو ہر گدھا ہر سوئر بندر بھی ہے۔ آپ کے استاد شیخ احمد کی صورت کی کیا تخصیص ہے ایسی صورت تو کتے، گدھے، سوئر، بندر کو حاصل ہے۔ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے ایسی آنکھیں تو بجو کی بھی ہیں۔ خود آپ کے چہرے کی کیا تخصیص ہے ایسا چہرہ تو سوئر کا بھی ہے (اس تقریر کو سن کر شہیم صاحب بکمال بے حیائی اپنے خاص انداز میں مسکرا رہے تھے) کیا ان عبارتوں میں تھانوی جی و گنگوہی وانبیٹھی و شیخ احمد اور آپ کی توہین تو نہیں ہے؟ **شہیم صاحب** (نہایت نے حیائی سے ہنستے ہوئے) نہیں جناب اس میں کوئی توہین نہیں ہے نہ ان بزرگوں کی نہ

میری'' شہیم صاحب کی یہ دیدہ دلیری و بے حیائی دیکھ کر حضرت مولانا محمد ایوب صاحب واطیب العلماء صاحب و حضرت وجیہ العلماء رئیس العرفاء مفتی شہر پیلی بھیت و اسد السنہ صاحب و دیگر حضرات نے حضرت شیر بیشہ سنت مظہر اعلیٰ حضرت دامت معالیہم کی خدمت میں عرض کی کہ جس بے حیائی کا اس وقت شہیم صاحب نے مظاہرہ کیا ہے اس سے یقین ہے کہ کچھ دیر بعد اپنے ہر قول سے صاف صاف انکار کر جائیں جبکہ وہ اپنے قول کی حمایت میں تھانوی و گنگوہی و انبیٹھی و نانوتوی وغیرہم کی توہین کو تعریف تنقیص کو توصیف کہہ بھاگے۔ لہٰذا اب ان کے ساتھ جو کچھ گفتگو ہو وہ زبان قلم سے ہوتا کہ انہیں بدلنے مکرنے مچلنے کا موقع نہ رہے جس کو سب نے منظور کیا اور اس کے بعد جو گفتگو ہوئی وہ تحریری ہوئی مگر نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ لہٰذا سب لوگ نماز مغرب کو مسجد میں پہنچے۔

حضرت شیر بیشہ سنت مظہر اعلیٰ حضرت دامت برکاتہم نے امامت فرمائی اور فارغ ہو کر قیام گاہ پر تشریف لائے جہاں عوام نے نماز کے بعد آ کر جگہ کو پر کر دیا تھا۔ شہیم صاحب بھی آ گئے حضرت شیر بیشہ سنت مدظلہم العالی نے پان اور سپاری سے شہیم صاحب کی مدارات کی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ میرے آپ کے درمیان جو کچھ گفتگو ہو وہ زبان قلم سے ہو۔ بہت حیلے حوالے حجر مچر کے بعد شہیم صاحب تحریری گفتگو پر طیار ہوئے لہٰذا اب آپ وہ تحریریں ملاحظہ فرمائیں اور اسی سلسلہ میں پہلے وہ دونوں تحریریں ملاحظہ فرمایئے جو مولانا محمد ایوب صاحب رضوی حشمتی کے پاس بھیجی تھیں اور انہیں پڑھ کر شہیم صاحب کی

وہابیت ودیوبندیت اوران کی علمدانی اورفاضلیت کوبھی دیکھئے۔وھوہذا۔

تحریر نمبر [۱]

بسمہ تعالیٰ

محترمنا ومعظمنا جناب مولانا محمد ایوب صاحب

ناظم جلسہ ھذا

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ،مودبانہ ملتمس ہوں کہ بحیثیت ایک شاعر خادم دین اپنی دوایک نظمیں جوتبلیغی پروگرام کے ماتحت لکھی ہیں شام کے جلسے میں پڑھنا چاہتا ہوں۔فقط

فہیم صدیقی

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ ایک فاضل دیوبندی جس کو اپنی قابلیت پر گھمنڈ اور منطق دانی وفلسفہ دانی اور شاعری پرناز ہے اسے باسمہ تعالیٰ کا رسم الخط بھی نہیں معلوم اورپھر بھی فاضل ہے چنیں وچناں ہے۔

تحریر نمبر [۲]

بسمہ تعالیٰ

محترم و مکرم جناب مولانا مولوی محمد ایوب صاحب

زیدت معالیکم

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ التماس خدمت فیض درجت میں اینکہ میں اشتہار کے شائع شدہ پروگرام کے پیش نظر اپنے آپ علمائے حقہ سے ازالہ شبہات کا متمنی ہوں گرقبول افتذ ہے عزوشرف۔

خادم ملکم محمد حبیب اللہ الشہیم

سب حضرات بغور ملاحظہ فرمائیں کہ دیوبندی مناظر باسمہ تعالیٰ کو کس طرح لکھتا ہے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کیسے لکھ رہا ہے یہ ایرے غیرے نتھو خیرے کا حال نہیں بلکہ مبلغ ومناظرین دیابنہ کی قابلیت وعلمدانی ہے۔

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا

کارِ طفلاں تمام خواہد بود

شہیم صاحب! اگر بناؤ سنگار سے فرصت ہو تو بحر العلوم کی زیارت کر لیجئے۔ شاید باسمہ کا املا درست ہو جائے اور قرآن عظیم میں دیکھئے تو بسم اللہ شریف کے سوا کہیں آپ کو بسم رسم الخط نہیں ملے گا۔ صرف دو آیتیں لکھتا ہوں آیت اوّل اقرأ باسم ربک الذی خلق آیت دوم فسبح باسم ربک العظیم۔ دیکھئے بے سین سے ہی مل رہی ہے مگر لفظ باسم الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور آپ بسمہ لکھتے ہیں یہ کس مکتب ومدرسہ میں سیکھا ہے افسوس ہزار افسوس کہ اس قابلیت و فاضلیت کے ساتھ آپ کو مناظرہ کا دعویٰ اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے منھ لگنا پہلے حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم کے شاگردوں میں سے کسی کی کفش برداری کا شرف حاصل کیجئے پھر کسی کے سامنے مناظرے کا دعویٰ کیجئے۔

تحریر نمبر [۳]

بسمہ تعالیٰ

آج میری گفتگو حضرت مولانا حشمت علی صاحب دامت برکاتہم سے کچھ

مسائل اختلافیہ پر ہوئی دوران گفتگو میں مولانا اشرف علی صاحب مرحوم کی کتاب حفظ الایمان کی عبارت بعض علوم لوازمات نبوت پر بھی بات چیت ہوئی اس میں میں نے یہ عرض کیا کہ اس قسم کی تحریر سے میں محترز ہوں البتہ ایسی عبارت کے لکھنے والے کو کافر مشرک کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں میں اپنے عقیدے کی بنا پر اس قسم کی عبارت کو گستاخانہ عبارت تصور کرتا ہوں اور موجب اہانت سمجھتا ہوں۔ فقط

محمد حبیب اللہ اشبہئیم

ملاحظہ ہو دیو بندی مناظر لکھتا ہے کہ ایسی عبارت لکھنے والے کو کافر و مشرک کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس کو معلوم ہی نہیں کہ دعویٰ اسلام کرتے ہوئے کوئی شخص کسی ضروری دینی مسئلے کا انکار کرے تو وہ مرتد کہلاتا ہے۔ دیو بندی مناظر کو مشرک اور مرتد کے درمیان تمیز ہی نہیں یہ کیسی بے تمیزی ہے۔ لکھتا ہے۔ ''اپنے عقیدے کی بنا پر اس قسم کی عبارت کو گستاخانہ عبارت تصور کرتا ہوں اور موجب اہانت سمجھتا ہوں یعنی مولوی اشرفعلی تھانوی کی یہ عبارت حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی و اہانت تو ضرور ہے لیکن چونکہ یہ عبارت تھانوی جی نے لکھی ہے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی اس گستاخی و اہانت کے مرتکب کو کافر مشرک کہنے کے لئے طیار نہیں ہوں۔

یہ ہے حضور محبوب خدا ﷺ کے مقابلہ میں دیو بندیوں کو تھانوی کی محبت یہ ہے دیو بندی مولویوں کی تھانوی پرستی یہ ہے وہابی ملاؤں کی رسول دشمنی فلعنة اللہ علیٰ اعداء رسول اللہ و السلام مع الصلاة علیٰ رسولہ و آلہ

علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اس تحریر پر تحریری سوال کیا گیا کہ" اگر کوئی شخص رسول کریم ﷺ کی توہین کرے تو شرعاً وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟" جواب ملاحظہ ہو باسمہ تعالیٰ کے لئے تو رسم الخط میں۔

وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

جواب دیکھئے لکھتا ہے:

اگر کوئی شخص رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے اور اسی پر مصر بھی رہے تو اتباع قرآن وحدیث کے پیش نظر اس شخص کو کافر ومشرک سمجھ سکتا ہوں۔ فقط ناچیز محمد حبیب اللہ صدیقی

واہ واہ وہ مکار ودغاباز ابلیس لعین بھی دیوبندی مناظر کے اس بھولے پن پر قربان ہوکر کہہ رہا ہے کہ

اس بانکپن پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

کیا فرمایا کافر ومشرک سمجھ سکتا ہوں شہیم صاحب کی اس پیش نظر میں کتنی وسعت ہے جس کی کوئی حد ونہایت ہی نہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ شہیم صاحب اپنے باپ کو اپنی ماں کا شوہر سمجھ سکتے ہیں اپنی ماں کو اپنے باپ کی اہلیہ سمجھ سکتے ہیں یعنی ایسا سمجھتے تو نہیں ہیں البتہ ایسا سمجھ سکتے ہیں اللہ اکبر یہ دیوبندی مناظر معاذ اللہ حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کی کیسی کھلی حمایت کررہا ہے صاف کہہ رہا ہے کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ علیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی توہین کرے

اور پھر اسی توہین پر اصرار کے ساتھ جما بھی رہے اس کو بھی کافر مشرک سمجھتا تو نہیں ہوں البتہ سمجھ سکتا ہوں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مگر ناظرین کرام! "اس سمجھ سکتا ہوں" کے دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھیں کہ ایسا سمجھ بھی سکتا ہوں اور نہیں بھی اور مشرک و مرتد میں تو شروع سے ہی تمیز نہیں ہے۔ ہاں شہیم صاحب حضور اکرم ﷺ کی توہین کرنے والے کے کافر ہونے کے لئے اس پر "مصر" ہونے کی قید آپ یا کوئی دیوبندی قرآن وحدیث میں دکھا سکتا ہے اگر نہیں تو آپ مفتری علی الشریعہ ہیں یا نہیں، مگر پیارے سنی بھائیو! جب آپ لوگ غور کریں گے تو آپ کو یہ ماننا پڑے گا کہ شہیم صاحب شیخ نجدی کے چیلے اور بڑے چالباز اور عیار ہیں کہ سوال سمجھے کہ آگے تھانوی کا نام آئے گا لہذا جواب میں مصر ہونا اور مصر کا خود ساختہ مطلب اور سمجھ سکتا ہوں یہ سب اپنے فرار کی گلیاں ڈھونڈ رکھی تھیں۔

سوال "جبکہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے عبارت حفظ الایمان صفحہ ۶ رمیں حضور اقدس ﷺ کی توہین واہانت کی اور اس پر مصر رہے توبہ نہ کی اور بحکم شریعت حضور علیہ وعلیٰ آلہ والصلاۃ والسلام کی توہین کرنے والا اگر اس سے توبہ نہ کرے تو کافر و مشرک مرتد ہے تو بحکم شریعت مطہرہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں؟

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ

اب غور فرمائیں اس سوال کا جواب کیا ملتا ہے اور فرار کس گلی سے ہوتا ہے۔

تحریر نمبر [۵]

الجواب واللہ الموفق بالصواب:

''چونکہ سوال مذکور میں مولانا اشرفعلی صاحب مرحوم کا نام آیا ہے اور مجھ کو ان کے توبہ استغفار کی خبر نہیں ہے لہٰذا اپنی عدم واقفیت کی بنا پر ان کو کافر مشرک یا مرتد وغیرہ نہیں لکھ سکتا ہوں۔

ھذا اما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم صدیقی''

سنی مسلمان بھائیو!

خدرا اس دیوبندی مناظر کی چالبازی اور تھانوی مرتد کی طرفداری دیکھو کہ اب کیسی عیاری کر رہا ہے کہ تھانوی کی توبہ سے لاعلمی کو اسے کافر مرتد نہ کہنے کی دلیل بنا رہا ہے۔ یعنی اثبات کی دلیل کو نفی کی دلیل بنا رہا ہے یا یوں کہئے کہ موجبہ کو زبردستی سالبہ بنا رہا ہے۔ کسی مدعی اسلام کے کفر کرنے لکھنے اور بار بار شائع کرنے کا تو علم ہے اور یہ علم بھی ہے کہ وہ اسی پر اڑا ہوا مصر ہے اور توبہ کرنا اس کا کسی موافق ومخالف سے معلوم نہیں ہوا تو اسے عالم دین مفتی شرع متین کافر مرتد کہے گا مگر واہ رے دیوبندی مناظر کہ اس نے مرتد کہنے کی دلیل کو مرتد نہ کہنے کی دلیل بنا دیا۔ اب غور فرمائیں کہ مولوی اشرفعلی تھانوی نے حفظ الایمان نامی ایک بسیط کتاب سات صفحے کی شائع کی جس میں وہ گندا گھنونا کفر بکا اور دوسرے مطبع والوں کو اس کے چھاپنے کی اجازت دی۔ حضرات علمائے اہل سنت کی طرف سے اس رسلیا کے رد چھپ چھپ کر رجسٹری شدہ تھانوی صاحب پر نازل ہونے

لگے جب بہت ضربات قاہرہ پڑیں تو ایک دوسری رسلیا اس پہلی کی حمایت میں نکالدی جس کا نام ہے بسط البنان اس پر اور زیادہ تھانوی کے رد ہوئے تو ایک رسلیا اور اس کی طرف داری میں لکھ ماری جس کا نام تغییر العنوان رکھا۔

اس کا رڈ بلیغ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی مفتی علامہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری رضوی مجددی لکھنوی نے تحریر فرمایا جس کا تاریخی نام قہر واجدیان بر ہمشیر بسط البنان ہے اور اس دوران میں مراد آباد و رنگوں و کلکتہ و بریلی و میرٹھ وغیرہ مقامات پر جہاں جہاں تھانوی جی پہنچے وہیں تھانوی جی کی موجودگی میں انہیں چیلنج دیئے گئے کہ آپ یہاں موجود ہیں۔ لہٰذا حفظ الایمان کی عبارت کو سمجھا دیجئے یا اس کو سمجھ لیجئے اور کفر کو کفر مان کر اس سے توبہ کر کے علمائے اہل سنت کے ساتھ ہو جائیے مگر کہیں بھی تھانوی صاحب تیار نہ ہوئے بلکہ ہر جگہ سے فرار پر قرار پکڑتے رہے آخر ۱۳۴۶ھ میں پادرہ ضلع بڑودہ سے محبّ سنیت جناب جمال بھائی قاسم بھائی نے دعوت دی اور تھانوی وانبیٹھی دونوں کے مع خدام کے جملہ خرچ کے بھی ذمہ دار ہوئے مگر تھانوی صاحب نے اس دردمند اسلام کی پر خلوص دعوت کو رد کر دیا اور اپنے وکیل مولوی مرتضٰی حسن دربھنگی سے اس مخلصانہ دعوت نامے کے جواب میں سڑی سڑی گالیاں شائع کروائیں کچھ دنوں کے بعد ۱۳۵۲ھ میں لاہور کے دیوبندیوں نے مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کے جلسہ دستار بندی کے موقع پر کچھ شور وغل مچایا، لہٰذا انجمن کے دفتر میں مولوی منظور حسن سنبھلی

وابوالوفا شاہجہاں پورو مولوی احمد علی شیرانوالی وغیرہم کو بلا کر انہیں کہا گیا کہ بہتر یہ ہے کہ اہل سنت اور دیوبندیوں سے جو مناظرہ لاہور میں ہو وہ فیصلہ کن مناظرہ ہو اور فیصلہ کن مناظرے کا فائدہ ہندوستان بلکہ بیرون ہند کے لوگوں کو بھی ہوگا۔

دیوبندی صاحبان اس پر آمادہ ہوئے تو حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم الاقدس نے فرمایا کہ فیصلہ کن مناظرہ کی یہی صورت ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی جو تمام دیوبندیوں کے بڑے اور مسلم ہیں اور کتاب حفظ الایمان انہیں کی تصنیف ہے اور اس کی کفری عبارت کا جو مطلب وہ بیان کر سکتے ہیں نہ کوئی بیان کر سکتا ہے نہ کوئی دیوبندی بڑا چھوٹا ان کے بیان کئے ہوئے مطلب کے ماننے سے انکار کر سکتا ہے۔ لہٰذا ان کو بلایئے وہ خود میدان مناظرہ میں تشریف رکھیں اور مناظرہ کریں اور اہل سنت کی طرف سے جس عالم کو تھانوی صاحب کہیں گے اور پسند کریں گے۔ وہی مناظرہ کرے گا۔ یہ سن کر دیوبندی صاحبان کے تمام جوش ختم ہو گئے اور مایوسی و حسرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے کچھ دیر حیرت میں رہ کر آپس میں کچھ سرگوشیاں کیں اور بولے کہ اچھا ہمیں مشورے کا موقع دیجئے۔ اب کل اسی وقت حاضر ہو کر اس کا جواب دیں گے۔

دوسرے روز مذکورین دیوبندیہ آئے۔ پان سپاری پیش کرنے کے بعد ان سے پوچھا گیا فرمایئے کیا جواب ہے مولوی منظور حسن سنبھلی نے جو شب بھر میں فرار کی گلی ڈھونڈھی تھی وہ پیش کی کہ چونکہ تھانوی صاحب ہماری جماعت کے سب سے بڑے ہیں، لہٰذا وہ آئیں گے تو آپ کی طرف سے اعلیٰ حضرت رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے صاحبزادے کو مناظر بننا ہوگا اس پر آپ لوگ طیار ہوجائیں تو حکیم الامۃ تھانوی صاحب کو ہم لوگ لائیں گے، اور وہ ضرور ضرور آئیں گے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے ان کی پیش کردہ گلی فوراً بند کی اور فرمایا کہ ہم سب کو منظور ہے انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم میدان مناظرہ میں حضرت حجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا الحاج مولوی مفتی علامہ شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ دامت افاداتہم المبارکہ ضرور ضرور تشریف لائیں گے اور مناظرہ بھی کریں گے۔ لہٰذا اب آپ یہی لکھد یجئے یہ سن کراب تو دیوبندی لو ہے بالکل ٹھنڈے پڑ گئے اوس پڑ گئی پانچ منٹ تک سب دیوبندی ساکت وصامت رہے پھر آپس میں ہی اشارے کنائے کرنے لگے پھر کچھ کھسر پھسر کی اس کے بعد مولوی منظور حسن پیشہ ور دیوبندی مناظر بولے آپ کو معلوم ہے کہ جناب تھانوی صاحب امراض مخصوصہ میں مبتلا ہیں تو آپ کی تشریف آوری غیر ممکن ہے۔ بھلا حکیم وڈاکٹر اتنے دور ودراز سفر کی کیسے اجازت دیں گے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا اور پیشہ ور مناظر کی یہ پچھلی گلی اس طرح بند فرمائی کہ جناب ابھی تو آپ سب صاحبان تھانوی صاحب کو لانے کا حتمی وعدہ کر چکے آپنے جو شرط پیش کی وہ ہمیں منظور ہے حضرت حجۃ الاسلام صاحب انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ضرور میدان مناظرہ ہے جلوہ افروز ہوں گے۔

اب آپ یہ عذر کرتے ہیں تو جناب یہ مذہب کا معاملہ ہے مذہب کا خیال کر

کے تھانوی صاحب آجائیں اور اگر پھر بھی آپ لوگ مجبور ہیں تو شریعت مطہرہ نے ہمیں مجبور نہیں رکھا اس کی صورت یہ ہے کہ تھانوی صاحب کسی کو اپنی طرف سے اس مناظرہ کا وکیل بنادیں اور اس کو اپنی مہر و دستخط کی تحریر دیدیں کہ اس مناظرہ میں یہ میرا وکیل ہے اس کا اقرار میرا اقرار اس کا انکار میرا انکار اس کا قبول میرا قبول اس کا عدول میرا عدول اور اس کا فرار میرا فرار ہوگا۔ اس کے عاجز ہونے پر میں اپنے کفر سے توبہ کرلوں گا اس کے دو شاہد بنا کر تھانوی صاحب اپنے وکیل کے ساتھ بھیج دیں یہ تو بہت آسان ہے۔

یہ سنا تو حیرت زدہ ہوکر دیو بندی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے اور انہوں نے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے تھانوی صاحب یا ان کے وکیل مطلق کو لاہور کے فیصلہ کن مناظرے میں لانے کی تحریر دی اور حضرت شیر بیشۂ سنت نے حضرت حجۃ الاسلام کو لانے کے متعلق لکھدیا، اور دیو بندی یہ کہتے ہوئے کہ جان بچی لاکھوں پائے چلے گئے۔

ایام مناظرہ میں حضرت حجۃ الاسلام صاحب علیہ الرحمہ برابر لاہور میں رہے مگر تھانوی صاحب نہ خود آئے نہ اپنا وکیل مناظرہ بھیجا نہ وکیل مناظرہ کی تحریر بھیجی تو تھانوی صاحب کا اصرار بھی ثابت ہوگیا پھر دیو بندی مناظر نے یہ بھی لکھ دیا کہ تھانوی کی توبہ کرنی اسے قطعاً معلوم نہیں مگر عجب کہ تھانوی کی توبہ سے اپنی اسی قطعی لاعلمی ہی کو اس کی تکفیر سے کف لسان کی علت ٹھہرادیا یہ ایسا ہی ہوا کہ شہیم صاحب سے سیکھ کر کوئی شخص یوں کہے کہ اگرچہ شہیم صاحب کے

والد صاحب نے ان کی والدہ سے نکاح کیا اور اس نکاح پر جمے بھی رہے طلاق ندی لیکن چونکہ مجھ کو شہیم صاحب کے والد صاحب کے طلاق دینے کی خبر نہیں ہے۔ لہٰذا اپنی عدم واقفیت کی بنا پر شہیم صاحب کی والدہ صاحبہ کو شہیم صاحب کے والد صاحب کی منکوحہ یا شہیم صاحب کے والد صاحب کو شہیم صاحب کی والدہ صاحبہ کا شوہر نہیں کہہ سکتا ہوں یعنی کسی نقیض کی علت کو اس کے نقیض پر دے پٹکا۔ ولکن الوھابیۃ قوم یجھلون۔ یہ ہے تھانوی پرستی لیکن مشرک اور مرتد میں فرق کی تمیز اس فاضل دیو بند کو اب تک نہیں ہوئی اور نہ ہو کیوں کہ خود ارتداد میں پھنسا ہوا ہے۔

۸۶/۹۲ھ

سوال: جس شخص کا توہین رسول علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کرنا معلوم اور اس کا اس سے توبہ واستغفار کرنا معلوم نہ ہو اس کو بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد کہا جائے گا یا مومن مسلمان۔ محمد طیب قادری غفرلہٗ

مسلمانو! ذرا اس سوال کے جواب کا انتظار کرو دیکھو اب کیا فرماتے ہیں:

تحریر نمبر [۶]

الجواب: چونکہ سوال مذکور میں (توبہ واستغفار کرنا معلوم نہیں ہے درج ہے ایسی حالت میں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ شاید اس نے مرنے سے پہلے یا مرتے وقت توبہ کرلیا ہو تو وہ مومن و مسلمان ہی مرے گا۔ اس صورت میں میں اپنی لاعلمی کی بنا پر کافر ومشرک نہیں کہہ سکتا ہوں۔ واللہ اعلم

ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم صدیقی

مسلمانو! غور کرو کتنی دور کی کوڑی لایا ہے۔ سوال ہے کہ توہین کرنا معلوم ہے اور توبہ کرنا نا معلوم اور جواب میں صرف توبہ کرنا معلوم نہیں لکھ کر کس طرح تھانوی کو بچانے کے لئے شبہ نکالا ہے اور اسی شبہے سے اس کو فائدہ بھی پہنچا دیا۔ سنی بھائیو! یہ شبہ بیان کرنے کے ساتھ بھی شق مقابل سے کیوں روگردانی کی یوں اتنا اور بھی تو لکھنا ضروری تھا کہ اگر توبہ نہیں کی تو کافر و مرتد مرا مگر اس شق کو جان بوجھ کر پورا کا پورا ہضم کر گئے مگر کہاں جاتے ہیں شہیم صاحب نے اپنے خصم کو ابھی پہچانا نہیں ہے۔ آج پہلی بار مجمع عام میں خصم کے سامنے آئے ہیں۔ دیکھئے تو حضرت شیر بیشۂ سنت کس طرح قبلوائے لیتے ہیں۔

ابتدائے بحث ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

مگر سنی بھائیوں! شہیم کی تحریر نے کہ ''مرتے وقت توبہ کر لیا ہو'' لطف دے دیا معلوم ہوتا ہے فصاحت و بلاغت نے شہیم صاحب کے ذہن میں استفراغ کر دیا۔ توبہ کر لیا ہو، واہ واہ جیسے کوئی کہے تھانوی صاحب بیٹھی ہیں گنگوہی صاحب لیٹی ہیں اسماعیل دہلوی مر گئیں شہیم صاحب لکھتی ہیں۔ شہیم صاحب اپنے خصم کے پاس آئی ہیں شہیم صاحب اپنے خصم سے اپنے شبہات و شکوک کا ازالہ کرا رہی ہیں شہیم صاحب اپنے خصم کے پاس ازالۂ شبہات کے لئے آئی ہیں۔ شہیم صاحب! اگر توبہ کر لیا ہو صحیح ہے تو میرا یہ لکھنا بھی صحیح ہے اور اگر میرا یہ لکھنا غلط تو

توبہ کرلیا ہو بھی غلط ہے یہ قابلیت وعلمدانی ہے۔

درحقیقت دیوبندی اردو ایسی ہی ہوتی ہے۔ انیٹھی جی بھی لکھتے ہیں ''آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی'' بمصداق۔

وحشت میں ہر اک نقشہ الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

۹۲/۷۸۶

سوال: جس شخص کا کفر وارتداد معلوم ہو لیکن اس کا اس سے توبہ واستغفار کرنا معلوم نہ ہو شریعت مطہرہ اس کے ساتھ معاملات موت و حیات میں مسلمانوں کا سا معاملہ کرنے کا حکم دیتی ہے یا کفار و مرتدین کا سا۔

ابوالطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ

ناظرین کرام! انتظار فرمائیں کہ اس کے جواب میں دیوبندی مناظر کونسی چال چلتے ہیں۔

تحریر نمبر [۷]

الجواب: جس شخص کا کفر وارتداد معلوم ہو اور توبہ واستغفار نہ معلوم ہو ایسی صورت میں بات تذبذب میں پڑ جاتی ہے اس وجہ سے میں کوئی ایسی بات تحریر کرنے سے قاصر ہوں اس لئے کہ ممکن ہے میری زبان وقلم سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو میرے لئے نقصان دہ ثابت ہو لہٰذا ایسے شخص کے ساتھ مشرک و کافر سا سلوک ہر معاملے میں بہتر نہیں سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم

ناچیز محمد حبیب اللہ اشہیم صدیقی

واہ کیا کہنا! شہیم صاحب! یہ شطرنج نہیں ہے کہ جو مرضی ہو وہ چال چلدی نہ کوئی طلسم ہوش ربا آپ سے سننا چاہتا ہے کہ جو آپ کے منہ میں آئے بکنا شروع کر دیں یہاں شریعت مطہرہ مصطفویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ کا ایک حکم ایک مسئلہ آپ سے معلوم کیا جا رہا ہے آپ کو وہی کہنا اور لکھنا ہوگا جو شریعت مطہرہ کا حکم ہوگا۔ سوال تو بالکل صاف ہے کہ کسی شخص کا کفر وارتداد تو معلوم ہو اور اس سے توبہ کرنا معلوم نہ ہو تو شریعت مطہرہ موت وزندگی میں اس کے ساتھ مسلمانوں کے سے معاملات کرنے کا حکم دیتی ہے یا نہیں۔ سائل نے کوئی شبہ سوال میں نہیں پیش کیا مگر آپ نے جواب کو چیستاں بنا دیا۔ آپ فرماتے ہیں جس شخص کا کفر وارتداد معلوم ہو اور توبہ واستغفار معلوم نہ ہو تو بات تذبذب میں پڑ جائے گی۔ ارے حضور یہ تذبذب کدھر سے آیا سائل نے جو لکھا وہ خود آپ نے نقل کیا مگر یہ خودساختہ تذبذب آپ نے کیسے پیش کر دیا پیر نیچر سر سید کولی علیگڑھی نے کفریات بکے اور توبہ نا معلوم۔ باب اللہ اور بہاء اللہ نے کفریات کے پھنکے لگائے اور توبہ نا معلوم، ڈاکٹر اقبال نیچری نے کفریات لکھے اور توبہ نا معلوم تو ان سب پر حکم شرعی بیان کرنے میں آپ تذبذب ہی کو پیش کرتے رہیں گے۔ کیا یہ تذبذب اتباع قرآن وحدیث وفقہ کے پیش نظر ہے۔ اگر ایسا ہے تو مہربانی فرما کر وہ آیت وحدیث وہ فقہی جزئیہ بتا دیجئے ورنہ ہر پڑھنے والا سمجھ رہا ہے کہ دیوبندی مناظر کتنا ہٹ دھرم ہے آپ گھبرائیں نہیں تصحیح نقل جو ہمارا حق ہے وہ آپ کو معاف کرتے

ہیں مگر کوئی حوالہ تو دیجئے مگر مہربانی کر کے فتاویٰ نسائیہ اور فتاویٰ شفقیہ اور کتاب
اینٹ البحر کا کوئی حوالہ نہ دیجئے گا کیوں کہ اس کی تو ہم نے زیارت بھی نہیں کی
ہے۔ جناب کتنے بھی حیلے بہانے کریں کسمسائیں مگر یاد رہے کہ آپ کا خصم
آپ نے پیچھے ہی لگا رہے گا جب تک کہ آپ اقرار نہ کر لیں یہ قبلہ شیر بیشۂ سنت
ہیں اب ان کو خوب پہچان لیجئے تا کہ آئندہ آپ سے ایسی عادت چھوٹ جائے
شہیم صاحب! ذرا سوچ سمجھ کر فرمایئے اگر کوئی شخص آپ ہی سے سیکھ کر یوں کہے
کہ ''شہیم صاحب کے والد صاحب کا شہیم صاحب کی والدہ صاحبہ سے نکاح کرنا
تو معلوم ہے اور طلاق دینا معلوم نہیں ایسی صورت میں بات تذبذب میں پڑ گئی
ہے اس وجہ سے میں کوئی ایسی بات کہنے سے قاصر ہوں اس لئے کہ ممکن ہے میری
زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو میرے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔ لہٰذا
شہیم صاحب کے والد صاحب کے معاملات زنا شوئی جو شہیم صاحب کی والدہ
صاحبہ کے ساتھ ہوتے رہے ان کو حلال نہیں سمجھتا ہوں'' تو کیا اس کا یوں کہنا
آپ کے نزدیک شرعاً جائز ہے و لاحول و لا قوۃ الا باللہ کیا عرفاً بھی ایسا
کہنا صحیح ہے۔ کیا عقلاً بھی ایسا کہنا درست ہے کیا یہ ایک نقیض کی علت کو دوسرے
نقیض پر دے پٹکنا نہیں و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

سوال: جس قدر کفار و مشرکین مر گئے ہیں اور ان کا کفر و شرک معلوم ہے
لیکن توبہ و استغفار معلوم نہیں انہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنے یا ان کے لئے دعائے
مغفرت کرنے کو فقہائے شریعت نے کفر و ارتداد لکھا ہے یا نہیں۔

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ

ناظرین کرام! سوال کو پڑھ چکے جواب کو ذرا سنبھل کر پڑھیے۔

تحریر نمبر [۸]

الجواب: کفار ومشرکین کی موت بحالت کفر وشرک تو ایسی ہے کہ ان کے توبہ واستغفار کے ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی ہے اس لئے کہ جب انکا ایمان لانا ہی ثابت نہیں ہے اور وہ مسلمان ہی نہیں ہوئے تو ان کے توبہ واستغفار کی کیا ضرورت باقی رہتی ہے، لہٰذا کافر ومشرک کے لئے رحمۃ اللہ تعالیٰ کا لکھنا یا ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا اچھا نہیں بلکہ ناجائز اور منع ہے اس لئے کہ فقہائے شریعت نے بھی منع فرمادیا ہے۔ سردست فقہا کا مسلک بھی میرے ذہن میں موجود نہیں ہے فقط واللہ اعلم بالصواب۔

ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم صدیقی

واللہ کیا فرمایا ہے فقہا کا مسلک بھی میرے ذہن میں نہیں ہے پھر آپ فتویٰ کیا لکھ رہے ہیں کیا چوں چوں کا مربیٰ بنانے کو آپ بیٹھے ہیں، ادھر آپ نے کہا فقہا کا مسلک میرے ذہن میں نہیں اور پہلے لکھا اس لئے کہ فقہائے شریعت نے بھی منع فرمادیا ہے۔ یہ دونوں قول آپ کے ہیں بتایئے کونسا سچ ہے اور کونسا جھوٹ ہے مگر آپ بہرحال جھوٹے اور ڈھیٹ ہیں۔ کیا قرآن کی آیت سے بھی آپ کا ذہن خالی ہے اچھا مجھ سے سن لیجئے۔ ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفرو اللمشرکین ولوکانوا اولیٰ قربی من بعد ماتبین لھم

انهم اصحٰب الجحیم دوسری آیت ولا تصل علیٰ احد منھم مات ابداً ولا تقم علی قبرہ تیسری آیت لن یغفر اللہ لھم۔

اب آئندہ یاد رکھیں کیوں کہ بار بار نہیں بتاؤں گا پہلی آیت مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے کہ نبی کے لئے اور ایمان والوں کے لئے جائز نہیں کہ مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اگرچہ وہ قرابتدار ہوں بعد اس کے کہ انہیں ظاہر ہو جائے کہ وہ اہل جہنم ہیں۔ دوسری آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اور ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھ نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو تیسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ان منافقین کے لئے دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا دیو بندی مناظر کس قدر ہٹ دھرم ہے کہتا ہے کہ کفار و مشرکین کی موت بحالت کفر و شرک ایسی ہے کہ ان کے توبہ و استغفار کے ثبوت کی ضرورت نہیں تھانوی کے کفر و ارتداد کی حمایت میں اس کو یہ بھی دکھائی نہیں دیتا کہ عامۂ کفار و مشرکین کا ان کی زندگی میں کفر و شرک تو ضرور معلوم ہے لیکن ان کا اسی کفر و شرک پر مرنے کا کونسا ثبوت شرعی ہے مگر یہ ہی کہ حبک الشئی یعمی ویصم یعنی کسی چیز کے ساتھ تیری محبت تجھ کو اندھا بہرا کر دیا کرتی ہے والعیاذ باللہ تعالی بہرحال شہیم صاحب ہوشیار اب کی سوال میں آپ کی قلعی کھل جائے گی بوکھلائیے نہیں ورنہ آپ کے اساتذہ آپ کی گوشمالی کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کیا لکھ مارا اور شیخ نجدی تو نہ معلوم کتنی دفعہ ملامت کرے گا۔

سوال: مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کا توہین رسول علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کر کے کافر مرتد ہو جانے کے بعد پھر ان کے از سر نو توبہ کر کے مومن مسلمان ہو جانے کا اور اسلام و ایمان لانے کا ثبوت ہے یا نہیں۔

ابوالطاہر محمد طیب قادری

ناظرین کرام! غور سے جواب پڑھئے کہ شہیم صاحب میں ایمان کا شائبہ بھی ہے۔

تحریر نمبر [۹]

الجواب: سوال مذکور میں از سر نو اسلام و ایمان لانے کا ثبوت طلب کیا گیا۔ لہٰذا میں اس وقت اپنا سامان ضروریہ ہونے کی وجہ سے کوئی مفصل جواب نہیں دے رہا ہوں البتہ اگر یہی سوال الگ کاغذ پر نوٹ کر کے گھر لیجانے کو دیا جائے اور آپ اپنا پتہ تحریر فرمادیں تو میں مکمل و مفصل اثبات یا نہی میں جواب لکھ کر ارسال خدمت کر سکتا ہوں انشاء اللہ العزیز فقط

ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم الصدیقی۔

سامان ضروریہ تو آپ کے پاس ہے ہی نہیں اگر ہوتا تو ساتھ لاتے ورنہ مناظرہ کی ڈینگ نہ مارتے یہاں تو آپنے بالکل ہتھیار ڈالدیے اور آپ کی شاعری بھی ختم ہوگئی آپ کو تو قومی شاعر ہونے کا دعویٰ ہے اور قومی شاعر کیسی بے پر کی اوڑایا کرتے ہیں۔

اے جناب! مفصل بعد میں لکھتے مگر مختصر تو اس وقت لکھدیتے آخر مختصر تحریر کس وقت کے لئے اٹھا رکھی ہے کچھ تو اس وقت بھی لکھتے لیکن اس وقت کچھ نہ

لکھنا صاف صاف بتا رہا ہے کہ تھانوی جی کے ایمان واسلام کی کوئی دلیل اور کوئی کمزور ثبوت بھی مولوی اشرفعلی تھانوی کے مسلمان ہونے کا آپ کے پاس ہرگز ہرگز نہیں ہے ورنہ کس وقت کے لئے اٹھا رکھتے اور پھر یہ ڈھٹائی کہ آپ لکھتے ہیں کہ کوئی مفصل جواب نہیں دے رہا ہوں'' آپ کو لکھنا تھا کہ میں اس کا کچھ جواب نہیں دے رہا ہوں ورنہ بتایئے آپنے کیا جواب دَیا میں پھر عرض کروں گا کہ آپنے اب تک اپنے خصم کو نہیں پہچانا ورنہ اس طرح آنکھوں میں خاک جھونکنے کوشش نہ کرتے ۔ مسلمان غور کریں کہ مولوی اشرفعلی کی عبارت کو گستاخانہ اور موجب اہانت لکھدیا اور اس سے توبہ کا بھی کوئی ثبوت نہیں اور مولوی اشرفعلی تھانوی کے مسلمان ہونے کا بھی کوئی ثبوت نہیں مگر تھانوی کو مسلمان اور مسلمانوں کا پیشوا مان رہے ہیں۔ اب بتایئے کہ ایسے مرتد کو مسلمان جانکر شہیم صاحب بھی کافر مرتد ہوئے یا نہیں یہ ہے صدق وحقانیت جس کا اقرار شہیم نے بھی کرلیا کہ کوئی جواب نہیں دے رہا ہوں۔ مذہبی چور اور ڈاکو اس طرح گرفتار کئے جاتے ہیں۔

سوال: مرزا غلام احمد قادیانی جس نے نبوت کا دعویٰ اور ختم نبوت کا انکار کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہینیں کیں وہ اور اس کے متبعین بحکم شریعت مطہرہ کافر و مرتد بے دین ہیں یا نہیں؟

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ

شہیم صاحب! ہوشیار آپ کی پریشانی کو دیکھ کر آپ کے خصم نے دوسرا سوال کرلیا ہے خبردار خبردار خبردار!

تحریر نمبر [۱۰]

الجواب: مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے رفقاء جو واصل جہنم ہو چکے ہیں اور جو موجود ہیں وہ سب کے سب صرف بیدین و مرتد ہی نہیں بلکہ ابدالآباد کے لیے جہنمی بھی ہیں فقط

ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم الصدیقی

مسلمانو! سنو دیوبندی مناظر اس پہلو پر آرام پا کر کیا لکھ رہا ہے۔

بغور سنئے "جو مرزائی واصل جہنم ہو چکے ہیں اور جو (زندہ) موجود ہیں وہ سب کے سب صرف بیدین و مرتد ہی نہیں بلکہ ابدالآباد (ہمیشہ ہمیشہ) کے لئے جہنمی بھی ہیں" نہ مرنے والوں میں توبہ کا کوئی شک وشبہ نکلا نہ زندوں میں۔ کیا مرزائی مرزائیت سے توبہ نہیں کرتے، توبہ کا دروازہ تو ان کے لئے بھی کھلا ہے مگر وہاں تھانوی کی حمایت تھی، لہذا شکوک واوہام سے فائدہ پہنچاؤ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مگر یہ خوب روشن ہو گیا کہ تھانوی کے اسلام کا کوئی ثبوت دیوبندیوں کے پاس نہیں ہے۔

شہیم صاحب! یہ سوال ہوشیار ہو کر پڑھیے پھر جواب لکھنے کے لئے قلم پکڑیئے اونٹ پٹانگ بے سوچے سمجھے جواب نہ لکھئے ورنہ سارے کے سارے دیوبندی آپ کے پیچھے لگ جائیں گے اور دیوبندی بھرم جو رہ گیا ہے وہ بھی فنا ہو جائے گا خبر شرط ست! خبر شرط ست! خبر شرط ست۔

۹۴/۸۶ء

سوال: جو شخص مرزا قادیانی اس کے متبعین کے عقائد کفریہ پر یقیناً مطلع

ہونے کے بعد بھی ان کو کافر مرتد بے دین کہنے سے کف لسان اور سکوت کرے یا ان کو مسلمان سمجھے وہ بحکم شریعت مطہرہ خود بھی کافر مرتد بے دین ہے یا نہیں؟

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری

ناظرین کرام! آپ بھی جواب کو بغور پڑھیں کہ دیوبندی مناظرہ کیا لکھ رہا ہے اور اس کو کیسا گھیرا گیا ہے۔

تحریر نمبر [۱۱]

الجواب: مرزائے قادیانی علیہ اللعنۃ کے تمام کے تمام عقائد کفریہ وشرکیہ کی اطلاع پالی کے بعد کف لسان موجب کفر وارتداد ہے یا ان کو مسلمان سمجھنا بھی بے دینی ہے۔ لہٰذا سکوت کرنے والا اور مسلمان سمجھنے والا بے دین و مرتد ہے۔ فقط

ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم الصدیقی

شہیم صاحب!

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

مرزا قادیانی کافر و مرتد ہے مگر وہ کافر مرتد کیوں ہے۔ اس لئے کہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ختم نبوت کا انکار کیا انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی سخت توہینیں کیں تو مولوی اشرفعلی تھانوی نے بھی حضور سید الانبیاء والرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں سخت گندی گھنونی گالی لکھی اور اسی پر اصرار کیا۔ جو عبارت اوپر گزری اور اسی پر سوال کے دوران میں آپ کی عالمیت و

قابلیت کا امتحان ہو گیا اور مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی کی کتاب براہین قاطعہ کے ص ۵۱/ پر صاف ہے "الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمیں کا فخر عالم (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت علم نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے" اس کو بھی تھانوی صاحب نے درست مانا اور یہ بھی کفر ہے اور مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس ص ۲۸/ پر صاف صاف لکھا "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئے گا" یہ ختم نبوت کا کھلا ہوا انکار اور کفر ہے اس کتاب کو بھی تھانوی جی نے صحیح مانا تو تھانوی صاحب کا ایک کفر یہ بھی ہوا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے مہری دستخطی فتوے میں صاف لکھا کہ "وقوع کذب باری کے معنی درست ہو گئے" یہ خدا تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا ماننا ہے اور کفر ہے تھانوی صاحب نے اس کو بھی صحیح مانا تو یہ بھی تھانوی کا کفر ہوا۔ تو تھانوی صاحب خدا کو جھوٹا ماننے والے ختم نبوت کے منکر اور حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان عالی میں سخت گستاخی کرنے والے گالی دینے والے اور حضور افضل الرسل سیدنا محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ابلیس لعین کو زیادہ علم والا جاننے ماننے والے ہوئے تو جن وجوہ سے مرزا قادیانی

کافر و مرتد ہے انہیں وجوہ سے مولوی اشرفعلی تھانوی بھی کافر مرتد ہیں۔

شہیم صاحب! توہین انبیا علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کرنے اور ختم نبوت کا انکار کرنے اور خدا تعالیٰ کی تنقیص کرنے میں تو مرزا قادیانی صاحب اور مولوی تھانوی صاحب دونوں م برابر ہیں۔ اب صرف دعویٰ نبوت میں مرزا زیادہ رہا۔ اس کی بابت سماعت فرمائیے ملاحظہ ہو۔

رسالہ الامداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ مطبوعہ امداد المطابع تھانہ بھون کا ص ۳۵ رتھانوی صاحب کا ایک مرید خواب میں کلمۂ طیبہ یوں پڑھتا ہے لآ الٰہ الا اللہ اشرفعلی رسولہ اللہ پھر بیدار ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اب میں جاگ رہا ہوں ہوش وحواش درست ہیں کلمۂ طیبہ کی غلطی کو دور کرنے کے لئے میں درود شریف پڑھتا ہوں مگر پھر بھی یوں پڑھتا ہوں اللّٰھمّ صلّ علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرفعلی وہ کہتا ہے جانتا ہوں کہ اس طرح درست نہیں مگر بے اختیار ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز دن بھر ایسا ہی خیال رہا اور بہت سی وجوہات ہیں جو باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔ مطلب یہ ہے کہ تھانوی صاحب کا وہ مرید ہوش وحواس کے ساتھ دن بھر اشرفعلی تھانوی کو رسول و نبی جپتا ہے دن بھر اسی خیال میں رہتا ہے کہ اشرفعلی تھانوی نبی و رسول ہے پھر تھانوی سے دریافت کرتا ہے کہ یہ حالت اس کی کیسی ہے تھانوی صاحب جواب دیتے ہیں کہ الجـــــواب:

"اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ

بعونہ تعالیٰ قمع سنت ہے"

مرزا قادیانی نے خود نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے مرتد امتیوں سے اپنی نبوت کا کلمہ پڑھوایا اور مولوی تھانوی کے مرتد امتی نے اس کی نبوت کا کلمہ پڑھا اور دن بھر اس کو نبی و رسول جپتا رہا اور مولوی تھانوی نے اس کے اس کفری قول و فعل کو جائز و تسلی بخش بتایا۔ بولئے اور جلد بولئے اب مرزا اور تھانوی میں کیا فرق ہے دونوں برابر کے کافر مرتد ہوئے یا نہیں۔

کیا اب بھی صرف مرزا کافر و مرتد ہوگا اور تھانوی مسلمان ہی رہے گا، شہیم صاحب ہوش میں آیئے اور مرزا قادیانی آنجہانی و مولوی اشرفعلی تھانوی آنجہانی دونوں کو ان کے یکساں کفریات کے سبب بحکم شریعت مطہرہ کافر و مرتد جانئے ورنہ دونوں میں وجہ فرق بتایئے اور اگر دیوبندی پیشواؤں مولوی اشرفعلی تھانوی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی قاسم نانوتوی کے عقائد کفریہ کی مرزا قادیانی کے عقائد کفریہ کے ساتھ تفصیلی مطابقتیں دیکھنی ہوں اور دیوبندیت و قادیانیت کا طابق النعل بالنعل کے مطابق باہمی پورا تطابق مشاہدہ کرنا ہو تو اسد السنہ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی مجددی لکھنوی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کا مبارک فتویٰ مسمّی باسم تاریخی الصوارم المحمدیہ علیٰ کفریات المرزائیۃ والدیوبندیۃ ملاحظہ فرمایئے اور دیوبندیوں کو مسلمان جاننے سے سچی توبہ کیجئے مولیٰ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

اچھا اب ملاحظہ فرمایئے عیار و مکار متکلم وہابیہ اور چالاک و بیباک مناظر دیوبندیہ کو کس طرح اس کے فرار کی اگلی پچھلی ساری گلیاں بند کر کے قبول حق کی طرف لانے کی کوشش فرمائی جارہی ہے یہاں تک تحریری مناظرہ ہو چکا تھا کہ شہیم صاحب نے نہایت عاجزی و بے بسی میں گھبرا کر سوال علی السوال کی گلی میں فرار فرمانا چاہا اور اس طرح دیوبندیہ مرتدین کی تکفیر پر چھیڑے ہوئے مناظرے سے اپنا پیچھا چھڑانا چاہا، لیکن حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی نے ایک ادنیٰ جنبش قلم حق رقم میں بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و بارک وسلم شہیم صاحب کی پیش کردہ صد فہمائے سوال کو آپ نہ لال ردّ و ابطال سے لبریز فرما دیا اور پھر اسی چھیڑے ہوئے سلسلۂ مناظرہ کو اور آگے بڑھا دیا بالآخر شہیم صاحب کو ساکت و صامت و عاجز و مبہوت بنا دیا۔

فاضل دیوبند حبیب اللہ شہیم صاحب کی وہ تحریریں جو حضرت شیر بیشۂ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت بابرکت میں سائل بن کر دیں جن کا حضرت موصوف نے قلم برداشتہ فوراً جواب عطا فرمایا۔

تحریر نمبر [۱۴]

بسمہ تعالیٰ

سوال ۱: ایک عالم دین اپنی تقریر میں بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عالم الغیب بالکلیہ ہیں وہ شخص بھی غیر نبی ہوتے ہوئے بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرح ہی عالم

الغیب ہے۔یعنی اس شخص کو بھی ویسا ہی عالم الغیب ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم غیب ہے۔اب جواب طلب امر یہ ہے کہ ایسا عالم شریعت مطہرہ کی رو سے اہانت رسول کر رہا ہے یا نہیں اور اگر کر رہا ہے تو کیا وہ مسلمان ہے یا کافر؟ بینوا بالدلیل وتوجر واعند الجلیل

ناچیز محمد حبیب اللہ شہیم صدیقی

الجواب:۔ اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اصالۃً و بلاواسطہ علم غیب عطا ہونا بحکم شریعت مطہرہ حضرات انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ وماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء وقال اللہ عزوجل عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبیہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔لہٰذا جو شخص کسی غیر نبی کے لیے حضور اقدس ﷺ کا بنا اصالۃً و بلا واسطہ علم غیب بتائے وہ نص قرآنی کا منکر اور بحکم شریعت مطہرہ کافر و مرتد ہے البتہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ آج وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین رسول اللہ ﷺ کے لیے علم غیب بعطائے الٰہی کے منکر ہیں حالانکہ حضور اقدس ﷺ کے صدقے اور واسطے میں حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے غلاموں کو بھی علم غیب بعطائے الٰہی حاصل ہے تو ایسا شخص اپنے اس قول کی بنا پر بحکم شریعت مطہرہ ہرگز کافر و مرتد نہیں بلکہ اس کا یہ قول خالص سنیت اور سچا اسلام ہے واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

استفتاء برائے تسکین قلب:

سوال (۲): کیا سرور کائنات فخر موجودات تاجدار مدینہ آقائے نامدار ﷺ تمام ادیان ما سبق کو منسوخ کرنے والے ہیں یا نہیں اور قرآن مجید فرقان حمید تمام کتب سماویہ اور صحف سماویہ کو منسوخ کرنے والا ہے یا نہیں (میرا راسخ عقیدہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ تمام ادیان گذشتہ کے منسوخ کرنے والے ہیں اور قرآن حکیم تمام کتب وصحف سماویہ کا ناسخ ہے) اس سوال کی ضرورت یوں پیش آئی کہ زید صحف ما سبق سے کسی قول فعل عمل یا عقیدہ کی دلیل پکڑتا ہے اور اس دلیل پر مصر ہے بلکہ دوسروں کو وہ دلیل علی الاعلان نوٹ کرا رہا ہے حتی کہ اس عقیدہ کے نہ رکھنے والے کو کافر سمجھتا ہے۔

لہٰذا زید کا یہ سمجھنا اور اپنی سمجھ کے مطابق دوسروں کو کافر سمجھنا صحیح یا غلط اگر غلط ہے تو کیا کسی مسلمان کو بلا دلیل قرآنیہ کافر بنانے والا خود مسلمان رہا یا کافر ومشرک ومرتد ہوا فقط۔

سوال (۳): کیا قرآن کریم کے نازل ہو جانے کے بعد کسی ایسے عقیدے کا تسلیم کرنا جس کا ثبوت قرآن میں نہیں ہے بلکہ اس کا ثبوت کسی اگلے پیغمبر علیہ التحیۃ والسلام کے صحیفے میں ہے جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۴): میں نے حضرت العلامہ مولانا مولوی احمد رضا صاحب قبلہؒ کی ایک تصنیف میں تقبیلِ ابہامین کا جائز ہونا پڑھا ہے یعنی سرکار کائنات ﷺ کے اسم گرامی کو زبان سے ادا کرتے وقت دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا جائے مگر اکثر دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ بجائے ابہامین انگشت شہادت اور اسی جگہ کی بائیں ہاتھ کی انگلی چوم کر آنکھوں سے لگائی جاتی ہے۔ لہٰذا ایسا فعل ازروئے تصنیف مولانا محترم غلط ہوتا ہے یا صحیح۔ اگر غلط ہوتا ہے تو اس قسم کے دانستہ افعال کے مرتکب کا شریعت مطہرہ سے کیا حکم صادر ہوتا ہے۔ فقط

سوال (۵): ایک شخص قولاً و فعلاً عملاً و عقیدۃً تقریراً و تحریراً اہل سنت والجماعت ہونے کا مدعی ہے اور محبوب رب العالمین ﷺ کو خاتم الانبیاء تسلیم کرتا ہے حتی کہ تمام عقائد لوازمۂ نبوت کا قائل و حامی ہے نماز و روزہ زکوٰۃ ارکان اسلام و ایمان مجمل و ایمان مفصل پر کامل ایمان رکھتا ہے خدا اور رسول کے متعلق ہر طرح کے عقائد کو مانتا ہے اولیاء اللہ و صالحین و شہداء کے مزارات کی حاضری کو باعث نجات سمجھتا ہے ائمۂ دین کی تقلید بھی کرتا ہے غرضیکہ ہر طرح سے اہل سنت والجماعت کہلانے کا مستحق ہے لیکن اپنی زبان کو دوسروں کی تکفیر سے ملوث نہیں کرنا چاہتا ہے اس لئے کہ قرآن حکیم میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان موجود

ہے کہ مایلفظ من قول الا لدیه رقیبٌ عتید اس آیت کی روشنی میں وہ اپنی زبان کو محفوظ رکھتا ہے تو کیا ایسے شخص کو مسلمان سمجھا جائے یا کافر؟ بینوا بالدلیل وتوجروا عند الجلیل۔ فقط

ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم

۸۶/۹۲ ء

الجواب: ۱ بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ ادیان سابقہ ہیں اور شریعت مطہرہ محمدیہ علیٰ صاحبہ وآلہ الصلاۃ والتحیۃ ناسخ شرائع سابقہ اور قرآن عظیم ناسخ کتب سابقہ سماویہ ہے لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ادیان سابقہ کے عقائد جو اس وقت انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام نے تعلیم فرمائے وہ بھی منسوخ ہو گئے نسخ صرف احکام پر ہوتا ہے عقائد قابل نسخ نہیں واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

جواب: ۲ جس عقیدے کا ثبوت قرآن عظیم سے نہ ہو لیکن اس کے خلاف بھی قرآن پاک سے ثابت نہ ہو ایسا عقیدہ اگر کسی صحیفۂ سماویہ سے ثابت ہو تو ہرگز اس کا انکار جائز نہیں واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

جواب: ۴ تقبیل ابہامین ایک فروعی مسئلہ ہے اس کا انکار دیوبندیوں کی تکفیر شرعی کا ہرگز مدار نہیں تقبیل ابہامین کے دونوں طریقے احادیث میں وارد ہیں ابہامین کی تقبیل اور مسبحتین کی تقبیل ان میں کسی طریقے کا عامل ہرگز خاطی

نہیں واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

جواب: ۵ آیت کریمہ مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جس شخص کا کفر وارتداد ثابت بثبوت شرعی ہو اس کی تکفیر سے بھی کف لسان کیا جائے ورنہ اس آیت کریمہ کی بنا پر تکفیر قادیانہ سے بھی سکوت وکف لسان کا فرض یا کم از کم ضروری ہونا ثابت ہوگا والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ

فاضل دیوبند کی پچھلی تحریر بصورت سوال

تحریر نمبر [۱۴]

بسمہ تعالیٰ

سوال (۶): ایک شخص قولاً وفعلاً عملاً وعقیدۃً تقریراً وتحریراً اہل سنت و جماعت ہونے کا مدعی ہے اور محبوب رب العالمین ﷺ کو خاتم الانبیاء تسلیم کرتا ہے حتیٰ کہ تمام عقائد لوازمہ نبوت کا قائل وحامی ہے نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام وایمان مجمل ومفصل پر ایمان کامل رکھتا ہے خدائے تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے متعلق ہر طرح کے عقائد نقلیہ وصحیحہ کو مانتا اور حکم خدا وحکم رسول کریم ﷺ پر سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے نیز اولیاء اللہ وصالحین وشہدا کے مزارات کی

حاضری کو باعث نجات سمجھتا ہے ائمہ دین کو حق اور امام اعظم کا مقلد بھی ہے غرضیکہ ہر طریقے سے اہل سنت والجماعت ہونے کا ثبوت دیتا ہے مگر کسی کو اپنی زبان سے کافر نہیں کہنا چاہتا لہٰذا وہ مسلمان سمجھا جائے گا یا کافر (جواب صرف اس قدر چاہتا ہوں کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں) فقط

ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم الصدیقی

۹۲/۸۶ء

الجواب ۶: جو شخص کسی مسئلہ ضروریہ دینیہ کے منکر کی شرعی تکفیر سے کف لسان کرنے کے لئے وہ عبارت بولے جو حبیب اللہ شہیم سائل نے اپنے سوال ۶ر میں لکھی ہے وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ قطعاً یقیناً کافر و مرتد بے دین ہے۔

فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ

۹۲/۸۶ء

سوال: اگر ایک شخص کہے کہ مجھے مرزا غلام احمد قادیانی کا توبہ و استغفار کرنا معلوم نہیں ہے ایسی حالت میں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ شاید اس نے مرنے سے پہلے یا مرتے وقت توبہ کر لی ہو تو وہ مومن و مسلمان ہی مرا ہو، اس صورت میں اپنی لاعلمی کی بنا پر مرزا قادیانی کو کافر و مرتد نہیں کہہ سکتا ہوں یا یوں کہے کہ چونکہ سوال میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم کا نام آیا ہے اور مجھ کو ان کے توبہ و استغفار کی خبر نہیں ہے۔ لہٰذا اپنی عدم واقفیت کی بنا پر ان کو کافر مرتد مشرک وغیرہ نہیں لکھ سکتا ہوں یا یوں کہے کہ خدا اور رسول کے متعلق ہر طرح کے عقائد کو مانتا ہوں اولیاء اللہ و

صالحین و شہدا کے مزارات کی حاضری کو باعث نجات سمجھتا ہوں ائمہ دین کی تقلید بھی کرتا ہوں غرضیکہ ہر طرح سے اہل سنت والجماعت کہلانے کا مستحق ہوں لیکن اپنی زبان کو دوسروں کی تکفیر سے ملوث نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ قرآن حکیم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان موجود ہے: **مایلفظ من قول الا الدیه رقیب عتید** اس آیت کریمہ کی روشنی میں میں اپنی زبان کو مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر سے محفوظ رکھتا ہوں ایسا شخص جو وجوہ مذکورہ بالا کی بنا پر مرزا قادیانی کے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ پر یقینی اطلاع رکھتے ہوئے بھی اس کو کافر کہنے سے سکوت و کف لسان کرے یا اس کو مسلمان سمجھے وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ کافرو مرتد بے دین ہے یا نہیں؟

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ

شہیم صاحب! ذرا ہوش وحواس درست کرکے اس سوال کو پڑھئے پھر جواب لکھنے کے لئے قلم پکڑئے دیکھئے جس طرح آپ بہکتے چلے آرہے ہیں یہاں بھی نہ بہکیں اور فقیر تو سنی بھائیوں کو یہ شعر سنا کر خبردار کرتا ہے

بت کافر ادا پردے سے باہر آنے والا ہے
مسلمانو خبردار اپنے اپنے دین و ایماں سے

تحریر نمبر [۱۵]

الجواب: چونکہ سوال میں میری ہی تحریروں کو نقل کیا گیا ہے جو میں مولانا اشرفعلی صاحب مرحوم کے متعلق مختلف سوالات کے جوابات میں تحریر کرچکا ہوں اور مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ و مولانائے مرحوم کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق

ہے یعنی قادیانی مدعی نبوت تھا اور کافر و مرتد و بے دین تھا اور مولانائے مرحوم اس قسم کے عقائد سے بری تھے لہٰذا میری تحریر موجودہ جواب کر رہا ہوں وہ صرف غلام احمد قادیانی کے لئے ہے مولانائے مرحوم اس سے مستثنیٰ ہیں نیز چونکہ سوال میں میری تحریروں کو دیدہ و دانستہ تبدیل کر دیا گیا ہے اور مرزا قادیانی کے متعلق سوال کیا گیا ہے لہٰذا میں مرزا قادیانی کے لئے جو جواب اس سے قبل دے چکا ہوں وہ کافی ووافی ہے۔ فقط

ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم الصدیقی

شہیم صاحب! یہ ہیر پھیر اور یہ کسمساہٹ کیسی ازالہ شکوک کرانے کی خواہش تو آپ نے ظاہر کی اور جب آپ کی اسی خواہش کو خصم نے پورا کرنا چاہا تو اب چیخ پکار کیوں ہے۔ اگر آپ کی تحریروں سے آپ ہی پر معارضہ پیش کیا گیا تو آپ کیوں گھبرا گئے۔ جبکہ تھانوی و مرزا دونوں کے کفریات ایک جیسے اور دونوں ایک سے کافر مرتد ہیں جیسا سوالات سے کالشمس فی نصف النہار واضح وآشکار کر دیا گیا تو یہ فرق کیسا کہ مرزا کو تو علیہ اللعنۃ لکھدیا اور تھانوی کو مرحوم بتا دیا آپ زور و بہتان و زور زبان سے جو چاہیں کہیں مگر ہر عقل والا سمجھ رہا ہے کہ تھانوی و مرزا قادیانی دونوں کے کافر و مرتد ہونے میں ہرگز کچھ فرق نہیں۔ اب کیوں تلملاتے ہیں کہ ہائے ہائے تھانوی صاحب مستثنیٰ ہیں۔ شہیم صاحب! تھانوی صاحب کو مستثنیٰ کرنے کی کوئی وجہ تو بتایئے اور اب بھی اگر کوئی وجہ ہے تو جلد از جلد سامنے لایئے۔ ورنہ تھانوی صاحب و مرزا دونوں کو کافر و مرتد جانئے اور سچی توبہ کر کے

ایمان لایئے مسلمان بنئے ہٹ دھرمی چھوڑیئے اور جہنم سے ڈریئے"۔

۷۸۶/۹۲

سوال: حضور اقدس ﷺ کے بعد نبوت جدیدہ کا ادعا اور ختم نبوت کا انکار اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین اور حضور اقدس ﷺ کی اہانت و گستاخی اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی تکذیب اور کسی مسئلہ ضروریہ کا انکار یہ سب امور کفر و ارتداد و بے دینی ہونے میں بحکم شریعت مطہرہ بالکل برابر ہیں یا نہیں اور ان سب کا حکم شرعی ایک ہی ہے یا نہیں۔

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ

یہ لیجئے شمیم صاحب آپ کی چیخ پکار سے آپ کے خصم نے آپ پر مہربانی فرمائی ہے مگر آپ کچھ منے بولیے تو یہ ایر پھیر کبھی انکار کبھی اقرار کبھی اقرار سے انکار یہ تو ٹھیک نہیں دیکھیں اب آپ کیا جواب دیتے ہیں۔

تحریر نمبر [۱۶]

الجواب: ادعائے نبوت جدیدہ بعد بعثت سرکار کائنات ﷺ اور انکار ختم نبوت توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور توہین حضور پرنور ﷺ۔ نیز اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت یا وجود کا انکار و تکذیب یہ تمام امور بحکم شریعت مطہرہ کفر و ارتداد و بے دینی ہیں رہ گیا کسی مسئلہ ضروریہ کا انکار تو اس کے متعلق یہ ہے کہ اگر قرآن و حدیث صحیحہ سے ثابت ہوں تو انکار کفر و ارتداد ہوگا اور اگر قرآن و حدیث صحیحہ سے ثابت نہ ہو بلکہ فقہی یا اجتہادی ہو یا کسی اور حیثیت کا ہو تو اس کا انکار کفر و ارتداد نہ ہوگا۔ بنابریں امور مندرجہ بالا کا حکم الگ ہے اور امر مذکورہ بعدہٗ کا حکم الگ ہے فقط

ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم الصدیقی

شہیم صاحب! آپ نے کیا لکھدیا اے حضور سنئے تو ادعائے نبوت جدیدہ بعد بعثت سرکار دو عالم ﷺ اور انکار ختم نبوت میں مرزا قادیانی اور مولوی اشرفعلی تھانوی دونوں برابر بلکہ تھانوی استاد اور مرزا شاگرد ہے۔ اسی طرح توہین انبیاء میں مرزا اور تھانوی برابر یوں ہی تکذیب باری تعالیٰ میں دونوں طابق النعل بالنعل ہیں، لہٰذا دونوں ہی کافر و مرتد ہیں، آپ نہ مانیں یہ تو آپ کی ہٹ دھرمی ہے مگر آپ کا خصم کیوں آپ کی مان لے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ہر سمجھدار سنی مسلمان جانتا ہے کہ ضروریات دینیہ ان عقائد و مسائل کو کہتے جن کا دینی عقیدہ دینی مسئلہ ہونا تمام علمائے اسلام اور ان کی خدمات میں حاضر باش ہونے والے عوام اہل اسلام سب جانتے ہوں بحکم شریعت مطہرہ کسی ضروری دینی مسئلے کا انکار کرنے والا یا اس کے منکر کا وہ انکار جانتے ہوئے اس کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھنے والا بھی کافر و مرتد ہے لیکن شہیم صاحب نے اپنی ہٹ دھرمی سے ضروریات دینیہ کی بھی دو قسمیں کر ڈالیں اور ضروریات دینیہ کی ایک ایسی قسم بھی گڑھ ڈالی جو فقہ و اجتہاد ہی سے ثابت کیا گیا ہو لیکن قرآن عظیم اور حدیث صحیح سے اس کا ثبوت نہ ہو یہ ہے دیوبندی مناظر کی قابلیت و فاضلیت یا حق کے مقابلے میں اس کی انتہائی بوکھلاہٹ اور حد بھر کی گھبراہٹ والعیاذ باللہ تعالیٰ

۹۲/۸۶/ء

سوال: ۱؎ مسئلہ ضروریہ دینیہ کی تعریف کیا ہے۔

سوال: ۲؂ کیا کوئی مسئلہ ضروریہ دینیہ ایسا بھی ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو بلکہ اس کا ثبوت محض فقہ واجتہاد پر مبنی ہو اگر ہاں تو کم از کم ایسے مسئلہ ضروریہ دینیہ کی ایک ہی مثال تحریر فرمائی جائے۔

سوال: ۳؂ جبکہ آپ خود لکھ چکے ہیں کہ جیسی عبارت مولوی اشرفعلی صاحب نے حفظ الایمان میں لکھی ہے اس قسم کی عبارت کو گستاخانہ عبارت تصور کرتا ہوں اور موجب اہانت سمجھتا ہوں جس سے ثابت ہوا کہ مولوی اشرفعلی تھانوی نے حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی واہانت کی اور مرزا قادیانی کے ادعائے نبوت وانکار ختم نبوت وتوہین حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام وتکذیب الٰہی کو بھی آپ اہانت حضور اقدس ﷺ کے برابر ہی کفر وارتداد وبے دینی بتا چکے ہیں تو پھر مرزا قادیانی اور اشرفعلی تھانوی دونوں میں کافر ومرتد بیدین ہونے کے لحاظ سے شرعاً کیا فرق ہے۔

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ

یہ تین سوال دیکر حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم العالی عشا کی نماز کے لئے مسجد کو چلے اور شہیم صاحب سے فرمایا ان کا جواب بعد نماز عشا عنایت فرمایئے شہیم صاحب بولے بہت اچھا اس کے بعد مسجد میں حضرت شیر بیشۂ سنت دامت برکاتہم القدسیہ نے عشا کی نماز پڑھائی، بعد نماز عشا جناب مکرم حکیم صوفی محمد حیات علی صاحب قادری رضوی کے مکان پر کھانا کھانے رونق افروز ہوئے تو شہیم صاحب بھی آگئے اور کہنے لگے حضرت! میں ان سوالات کے جواب اپنے

مکان سے بھیج دوں گا اب مجھے اجازت عطا فرمائیں ۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا نہیں جناب یہ غلط ہے ان کے جواب لکھ کر دیجئے پھر جائیے شہیم صاحب نے پھر بغیر جواب دیئے جانا چاہا تو حضرت شیر بیشۂ سنت نے شہیم صاحب کے لانے والوں سے فرمایا آپ لوگ شہیم صاحب کو اس وقت تک ضرور ضرور روکئے جب تک یہ جوابات لکھ کر نہ دے دیں اور صوفی صاحب سے فرمایا کہ شہیم صاحب کی مدارات کیجئے یہ آپ کے مہمان بن گئے ہیں ۔ حضرات علمائے کرام و پیشوایان ذوی الاحترام نے کھانا تناول فرمایا ، دوسری جگہ حاضرین جلسہ کھانا کھا کھا کر جلسہ گاہ میں جمع ہو رہے تھے کہ

حضرات علماء و مشائخ جلسہ گاہ میں جلوہ افروز ہوئے اللہ اکبر اور یا رسول اللہ اور یا علی مشکلکشا اور یا غوث المدد کے فلک بوس نعروں سے فضائے عالم گونج اٹھی ۔ ادھر صوفی صاحب نے شہیم صاحب کو علیحدہ بٹھا کر کھانا کھلایا اور اب شہیم صاحب جواب لکھنے بیٹھے ادھر حضرات علماء اکرام و مشائخ عظام نے ممبر کو رونق بخشی حاضرین نے نعرہائے ایمان افروز و وہابیت سوز بلند کیئے بعدہٗ جناب حافظ محمد خالد صاحب امام جامع مسجد پرانی لبستی نے قرآن کریم کی تلاوت کی پھر اس فقیر رضوی حشمتی نے ایک نعت شریف پڑھی زاں بعد جناب مولوی حکیم صوفی محمد حیات علی صاحب نے ایک نعت شریف پڑھی پھر اس فقیر حشمتی نے اپنے شیخ [illegible] مقتدا حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین ناصر الاسلام والمسلمین دامت برکاتہم القدسیہ کی منقبت میں جناب ملا عبد الرحمٰن صاحب

قادری رضوی حشمتی مالے گانوی کی تصنیف کی ہوئی وہ نظم پڑھی جو پہلی بار بمبئی میں بنام تاریخی نغمۂ مبارک (۱۳۵۸ھ) چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور دوبارہ قدرے اضافے کے ساتھ فتاویٰ اہل السنۃ کے صفحہ ۴۳ پر سپاس نامہ کے عنوان سے شائع ہوئی ہے جس کا اب تاریخی نام نغمۂ نوریہ (۱۳۶۶ھ) ہے۔ بعد ازاں حضرت اسد السنۃ مولانا مولوی حافظ قاری علامہ ابو الظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی نے بیان شروع فرمایا ادھر شمیم صاحب نے کچھ دیر بعد سوالات مذکورہ کے جوابات حضرت شیر بیشہ سنت مدظلہم العالی کی خدمت میں جلسہ گاہ میں حاضر کئے ملاحظہ ہو تحریر ۱۷:

تحریر نمبر [۱۷]

الجواب :۱۔ مسئلہ ضروریہ دینیہ کی تعریف سر دست میرے نزدیک یہ ہے کہ جو مسئلہ دین کے لئے ضروری ہو۔ اور اس کا ثبوت خاص طور پر نصوص قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے ہو یعنی بنیادی ارکان اسلام و عقائد اسلام و خدا و رسول علیہ الصلاۃ والتسلیم سے متعلق ہو اور جس کے نہ ہونے پر ارکان اسلام کے بنیادی اصول میں خامی پائی جائے تو وہ مسئلہ ضروریہ دینیہ ہے۔

الجواب ۲۔ آج کل یقیناً ایسے بہت سے مسائل پیش ہیں جن کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں مل رہا ہے بلکہ محض فقہ و قیاس سے اس کا ثبوت بہم پہنچایا جا رہا ہے خاص کر اہل سنت و جماعت میں مثلاً گیارہویں شریف یا حلوہ شب

برات وغیرہ یا اور اسی قسم کے طریقے جن پر زور دیا جارہا ہے کہ یہ بھی مسئلہ ضروریہ دینیہ میں شمار کیا جائے لہٰذا ثابت ہوا کہ بہت سے مسئلے ایسے ہیں جو نصوص قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں ہیں۔

الجواب ۳-سوال میں چونکہ صرف یہ دریافت کیا گیا ہے کہ مولوی اشرفعلی اور قادیانی مردود میں شرعاً کیا فرق ہے لہٰذا عرض یہ ہے کہ اس سے قبل دو جوابوں میں فرق میں ظاہر کر چکا ہوں لہٰذا اب نئے فرق بیان کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا ہوں۔فقط ناچیز محمد حبیب اللہ الشہیم الصدیقی

نوٹ: چونکہ ابھی حضور والا نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس سے جواب لیکر اسے چھوڑ دو لہٰذا اس کے بعد شاید میں چلا جاؤں۔فقط شہیم الصدیقی

شہیم صاحب!

نمبر ۱ مسئلہ ضروریہ دینیہ کی تعریف اگر جناب کو نہیں معلوم ہے تو حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم العالی کے کسی شاگرد کے جوتے سیدھے کر کے سیکھ لیجئے۔ اسی قابلیت پر مناظر و فاضل دیوبند بننے کا دعویٰ ہے۔

نمبر ۲ پھر جہالت بالائے جہالت یہ کہ گیارہویں شریف وحلوائے شب برات کو بھی آپ نے ضروریات دینیہ میں شمار کرالیا معاذ اللہ ہے یہ کہ جب آپ کے پیشوا گنگوہی جی خدا کو بالفعل جھوٹا مان چکے تو آپ اسی جھوٹے خدا کے بندے کہلا کر خود جھوٹ کیوں نہ بولیں۔سچے سنی مسلمانوں پر گیارہویں شریف و حلوائے شب برات کو ضروریات دینیہ ماننے کا جھوٹا افترا کیوں نہ گڑھیں۔

نمبر ۳ فہیم صاحب! اب تک تو کسی تحریر میں آپ نے تھانوی وقادیانی میں
کوئی فرق بتایا نہیں اور جن دونوں ایک سے کفریات بک کر کافر مرتد ہوئے تو
آپ کس طرح فرق بیان کردیں گے۔ اور حسام الحرمین شریف
والصوارم الہندیہ سے اپنی جان کیوں کر بچائیں گے۔ مولوی تھانوی
صاحب نے حضور اقدس ﷺ کی شان میں ایسی عبارت لکھی جو گستاخانہ اور
موجب اہانت ہے اور مرزا قادیانی صاحب نے حضور اقدس ﷺ کے سب
سے پچھلے نبی ہونے کا انکار اور خود اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ دونوں باتیں
کفر وارتداد و بے دینی ہونے میں بالکل برابر ہیں اور تھانوی وقادیانی اس لحاظ
سے بھی کہ اپنے اپنے متبعین میں پیشوائے مسلمین کہے جاتے ہیں، دونوں برابر
ہیں اور اس حیثیت سے بھی کہ دونوں سے کفر وارتداد و بے دینی کا تو ثبوت ہے
لیکن اس کفر وارتداد و بے دینی سے توبہ کا ثبوت کسی سے نہیں تھانوی وقادیانی
دونوں برابر ہیں اور اس اعتبار سے بھی کہ دونوں اپنے اپنے کفر پر مصر رہے یعنی
اس سے توبہ نہ کی دونوں برابر ہیں۔ تھانوی وقادیانی دونوں میں کسی کے مرنے
سے پہلے توبہ واستغفار کرنے کی خبر نہیں نہ ان دونوں میں سے کسی کا اپنے اپنے کفر
سے توبہ واستغفار کرنا معلوم ہے۔ تذبذب ہے تو دونوں میں سے کسی کے متعلق
نہیں مرنے سے پہلے یا مرتے وقت اپنے کفر سے توبہ کر لینے کا شبہ اگر ہوسکتا ہے
تو دونوں کے متعلق ہوسکتا ہے نہیں ہوسکتا ہے تو دونوں میں سے کسی کے متعلق نہیں
ہوسکتا اپنے کفر وارتداد و بے دینی کا ارتکاب کرنے کے بعد اس سے توبہ کر کے

ازسرنو اسلام لانے نئے سرے سے مسلمان ہونے کا ثبوت نہ تھانوی سے ہے نہ قادیانی سے پھر آخر دونوں میں فرق ہی کیا ہوا جس کو شمیم صاحب لکھتے ہیں کہ "اس سے قبل دو جوابوں میں فرق ظاہر کر چکا ہوں" سنی مسلمان بھائی ملاحظہ فرمائیں دیوبندی مناظرین کیسے کذاب ہوتے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

۹۲/۸۶ ء

سوال نمبر ۱: وہ عقائد ضروریہ دینیہ جن کا ماننا ایمان واسلام کے لئے ضروری ہے ان کی جامع مانع تعریف کیا ہے۔ کیا عقیدۂ ضروریہ دینیہ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن عظیم یا حدیث شریف میں اس پر نص یا تصریح ہو۔

۲۔ کیا عقائد ضروریہ دینیہ کی تعریف وقتاً فوقتاً بدلتی رہتی ہے جو آپ نے لکھا "مسئلہ ضروریہ دینیہ کی تعریف سر دست میرے نزدیک یہ ہے" کیا کسی شخص کو اختیار ہے کہ ضروریات دین کی تعریف اپنے نزدیک جو چاہے گڑھ لے۔

۳۔ گیارہویں شریف یا حلوائے شب برأت کو کس نے مسائل ضروریہ دینیہ میں شمار کیا؟ کس کتاب میں لکھا ہے کہ یہ باتیں ضروریات دینیہ میں سے ہیں اس کا حوالہ دیجئے یا اپنے افترا کا اقرار کیجئے۔

۴۔ آپ نے پہلے جوابوں میں مرتد اشرفعلی تھانوی و مرزا غلام احمد قادیانی کے درمیان ہرگز کوئی فرق نہیں بتایا آپ نے محض جھوٹ لکھا کہ "اس سے قبل دو جوابوں میں فرق ظاہر کر چکا ہوں" پھر دوبارہ بتایئے کہ وہ کیا فرق ہے جو قادیانی اور تھانوی کے درمیان آپ نے ظاہر کیا تھا جبکہ تھانوی سے توہین رسول اور قادیانی سے ادعائے نبوت و انکار ختم نبوت ثابت ہے اور دونوں میں سے کسی کا

توبہ واستغفار ثابت نہیں۔

تنبیہ: اس سوال کا جواب آپ کو صاف دینا پڑے گا اگر اس سوال کا صاف صاف جواب دیئے بغیر چلے گئے تو صاف طور پر روشن وواضح ہوجائے گا اور روشن اور واضح تو اب بھی ہو چکا ہے کہ بحکم شریعت مطہرہ قادیانی وتھانوی دونوں یکساں کافر ومرتد بیدین ہیں لیکن آپ چونکہ خدا ورسول جل جلالہٗ و ﷺ کو چھوڑ کر تھانوی کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ لہٰذا جان بوجھ کر دیکھ بھال کر کافر مرتد بے دین ہونے میں مرتد تھانوی کا ساتھ دے رہے ہیں۔ آپ کے فرار سے اس امر کا ظہور روشن تر وواضح تر ہوجائے گا۔ فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ

آپ سے مکرر پھر کہا جاتا ہے کہ آپ پر تھانوی کا کفر وارتداد واضح وآشکار ہو چکا ہے اور آپ جواب سے عاجز ہو چکے ہیں تو آپ ہرگز فرار اور نار کو عار پر اختیار نہ کیجئے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے خوف کھا کر اس کے محبوب ﷺ سے شرما کر حق کے حضور سر جھکا کر باطل سے قطع تعلق فرما کر مسلمانان اہل سنت بھاؤپور کے اسی عظیم الشان جلسے میں کھلم کھلا اعلان کرتے ہوئے سچی تجدید اسلام کرتے ہوئے از سر نو سنی مسلمان بن جایئے آج ہی دن کے جلسے میں چار آدمیوں نے دیوبندی دھرم سے توبہ کر کے سنی مسلمان ہونے کا اقرار کرلیا سنی مسلمانوں نے ان کو اپنے گلے سے لگالیا ان کو اپنا دینی بھائی بنالیا آپ بھی اگر دیوبندی دھرم سے توبہ کر کے سنی مسلمان بن جائیں گے تو یقین جانئے۔ عزت وآبرو آپ کی ہرگز نہ گھٹے گی بلکہ پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جائیں گی۔ مسلمانان اہل سنت آپ کو بھی اپنے

سینے سے لگالیں گے۔ آپ کو بھی اپنا دینی مذہبی بھائی بنالیں گے اور سب سے بڑی بات یہ کہ ہمیشہ کی نار جہنم سے اور اللہ تعالیٰ کے قہر ابدی سے اس کی لعنت سرمدی سے آپ اپنی ہڈیوں اور بوٹیوں کو بچالیں گے۔ واللہ ھو الموفق بیدہ ازمة التوفیق والصلاة والسلام علیٰ حبیبہ البر الشفیق الذی یلاذبہ فی کل مکروب و مضیق و علیٰ آلہ واصحابہ وابنہ الغوث الاعظم واحبابہ الی یوم یفر المرٔمن اخیہ الشقیق۔

فقیر ابو الطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ

تحریر نمبر [۱۸]

نوٹ: یہ تحریر اس سوال کے لئے میری طرف سے جواب نہیں ہے بلکہ بلاوجہ مجبور کرنے کی بنا پر یہ چند سطور تحریر کر رہا ہوں۔ اول تو جس قسم کی بحث شروع کردی گئی ہے میں اس کے لئے تیار ہوکر نہیں آیا تھا البتہ اگر پھر موقعہ دیا جائے تو مکمل طور پر تیار ہوکر ہر قسم کے بحث ومباحثہ کے لئے تیار ہوں اور پھر ثابت کر دکھاؤں گا کہ میں کس راستے پر ہوں انشاء اللہ العزیز یہ تحریر میری طرف سے گریز نہیں ہے بلکہ مہلت کے لئے ہے تاکہ میں بھی اپنا سامان ضرور یہ لیکر حاضر ہوں اس وقت جو کچھ بھی ہوگا اس کے مطابق فتح وشکست تصور کیا جائے گا۔

لہٰذا اب آپ حضرات جو بھی مناسب سمجھیں وہ کریں مولانا اشرف علی صاحبؒ کے لئے جس تحریر میں اب تک جو کچھ لکھا ہے وہ الگ ہے اب دوسری

صورت یہ ہے کہ ان کی تحریرات سے جو کفر و ارتداد ثابت کیا جارہا ہے اور میں نے جو لکھ دیا ہے اس کے متعلق مجھے یاد آرہا ہے کہ دہلی میں ان کے خلیفہ کے ساتھیوں نے جن سے میری ملاقات بھی ہوئی تھی یہ بتلایا کہ اگر یہ سب کفر و ارتداد صحیح بھی ہو مگر مولانائے محترم نے توبہ کرلی تھی لہٰذا میں ان کو کافر نہیں لکھ سکتا ہوں۔ فقط

محمد حبیب اللہ الشہیم الصدیقی

شہیم صاحب کی یہ پچھلی تحریر شب کو دو بجے کی بعد ملی جبکہ حضرت شیر بیشۂ سنت کا ایمان افروز شیطان سوز بیان مبارک ہورہا تھا حضرت شیر بیشۂ سنت نے تمام حاضرین جلسہ کو جملہ تحریریں پڑھ کر سنائیں اور ان سب پر مکمل تبصرہ فرمایا۔ شہیم صاحب جلسہ گاہ میں سر جھکائے ٹک ٹک دید ندم نکشید ندم چرائے اپنے آپ کو فبھت الذی کفر کی جیتی جاگتی تصویر بنائے بیٹھے رہے، حضرت مرشد برحق شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی نے آخر میں فرمادیا کہ شہیم صاحب نے خود اقرار فرمالیا ہے کہ تھانوی و قادیانی، دونوں سے کفر و ارتداد و بے دینی کا یکساں صدور ہوا ہے اور بحکم شرع و عقل و عرف دونوں کے درمیان کسی طرح کا ہرگز کچھ فرق نہیں لیکن قادیانی اور قادیانیوں پر تو شہیم صاحب کی یہ شوا شوری کہ مرزا قادیانی اور اس کے رفقا جو واصل جہنم ہو چکے ہیں اور جو موجود ہیں وہ سب کے سب بے دین و مرتد بھی ہیں ابدآلاباد کے لئے جہنمی بھی ہیں ان کے کفر پر اطلاع کے بعد ان کو کافر کہنے سے زبان روکنے والا بھی کافر مرتد ہے ان کو مسلمان سمجھنے والا بھی بے دین و مرتد ہے ان کو کافر مرتد کہنے سے خاموش رہنے والا بھی بے دین

ومرتد ہے لیکن تھانوی اور دیوبندیوں کے ساتھ شہیم صاحب کی یہ بے نمکی کہ تھانوی صاحب معاذ اللہ حضور اقدس سید عالم ﷺ کی گستاخی واہانت کرنے کے باوجود مسلمان بھی ہیں مسلمانوں کے پیشوا بھی ہیں پہلے لکھ چکے تھے کہ تھانوی صاحب کی توبہ کی بھی ان کو خبر نہیں ان کے استغفار کی بھی ان کو خبر نہیں لیکن اب اس پچھلی تحریر میں یہ کھلا ہوا جھوٹ بول کر اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش ہے کہ تھانوی نے توبہ کرلی تھی۔ اگر شہیم صاحب کی یہی جھوٹی بات مان لی جائے تو ثابت ہوگیا کہ خود تھانوی کے نزدیک وہ عبارت حفظ الایمان کفر وارتداد ہے خود تھانوی کے نزدیک اس عبارت پر حسام الحرمین شریف کا فتویٰ کفر وارتداد حق وصحیح ہے خود تھانوی کے نزدیک وہ سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ جو اس عبارت کو صحیح ودرست مانتے ہیں سب کافر مرتد بے دین ہیں خود تھانوی کے نزدیک شہیم صاحب بھی اس عبارت کے کفر وارتداد ہونے سے انکار کرکے کافر مرتد بے دین ہیں وللّٰہ الحجة البالغہ۔

ہر شخص جس کو عقل وانصاف سے کچھ بھی حصہ ملا ہے دیکھ رہا ہے کہ اس پچھلی تحریر میں شہیم صاحب نے ہتھیار ڈال دیئے ان کے بولے ہوئے تین کھلے ہوئے جھوٹوں کا ثبوت ان سے طلب کیا گیا تھا ان کی گڑھی ہوئی تعریف ضروریات دینیہ کے ثبوت کا ان پر مطالبہ تھا ان کے بولے ہوئے لفظ سر دست کے جواز کا ثبوت ان سے مانگا گیا تھا۔ شہیم صاحب اس پچھلی تحریر میں کچھ بھی نہیں بول سکے ان قاہر مطالبات کے جواب کے لئے اپنے لب قطعاً نہیں کھول سکے سنی مسلمانو!

تم کو خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے اسلام وسنیت کی یہ زبردست قاہر وروشن فتح مبین اور وہابیت ودیوبندیت کی یہ کھلی ہوئی صریح وواضح شکست مہین مبارک۔ جو وہابی ودیوبندی صاحبان اس جلسے میں حاضر ہیں وہ بھی اس واقعے کو دیکھ کر انصاف سے کام لیں وہابیت ودیوبندیت سے توبہ صحیحہ شرعیہ کریں۔ اسلام وسنیت کے دامن رحمت کے سائے میں آئیں اپنی ہڈیوں بوٹیوں کو جہنم کے بھڑکتے ہوئے انگاروں سے بچائیں اور توفیق اللہ عزوجل کے ہاتھ ہے اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت واعانت اسی کے حکم سے اس کے موفق بالخیر بندوں کے ساتھ ہے۔

اس کے بعد حضرت مرشد برحق شیر بیشۂ سنیت دام ظلہم القدس نے سنّی مسلمان بھائیوں اور سنّی مسلمان بہنوں کو قرآن عظیم وحدیث کریم کی روشنی میں وصیت ونصیحت وہدایت فرمائی کہ جن بھائیوں جن بہنوں نے لیگی لیڈروں کے بہکانے میں آکر مسلم لیگ کی حمایت یا اس کے مطالبۂ پاکستان کی تائید کی تھی وہ سب سچے دل کے ساتھ اس سے توبہ کریں آج کل کی تمام سیاسی پارٹیوں سے قطعاً علیحدہ رہیں بالخصوص مسٹر عنایت اللہ مشرقی کی تحریک خاکسار اور عطاء اللہ بخاری کی مجلس احرار اور ابو الاعلی مودودی کی نام نہاد جماعت اسلامیہ وتحریک حکومت الٰہیہ اور شبیر احمد دیوبندی وظفر احمد تھانوی کی جمعیۃ علمائے اسلام اور حسین احمد صدر دیوبند وکفایۃ اللہ شاہجہانپوری کی جمعیۃ العلمائے ہند سے اپنے آپ کو یکسر علیحدہ اور دور رکھیں یہ چاروں جماعتیں وہابیت ودیوبندیت وزندیقیت و

دہریت پھیلانے کے لئے اٹھی ہیں ان سب سے بچیں۔ آج سے ساڑھے تیرہ سو برس سے بھی زیادہ قدیم مقدس دین اسلام اور مہذب مذہب اہل سنت و جماعت ہی پر پختگی و مضبوطی کے ساتھ ثابت و مستقیم رہیں نہایت ہی خاموشی و امن و سکون کے ساتھ شریعت مطہرۂ محمد یہ علی صاحبہا و آلہ الصلاۃ والتحیۃ کے ان تمام احکام پر پابندی و استقلال کے ساتھ عمل پیرا ہوں جنکی خلاف ورزی کے لئے کوئی قانون ان کو ہرگز مجبور نہیں کر رہا ہے۔ جس حکم شرعی پر عمل کرنا کسی قانون وقت کے خلاف ہے اس پر استطاعت بھی نہیں رہی اس وقت وہ شریعت کی معافی میں داخل ہے اللہ اور اس کے محبوب کو دلی خلوص اور قلبی اخلاص کے ساتھ اپنی حاجتوں مرادوں تمناؤں آرزوؤں کے لئے پکارتے رہیں حضور پر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچے گے

اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ بس اتنا سمجھ لو اور اسی کو اپنا دستور العمل بنا لو کہ جو اللہ و رسول کے دامن کرم سے وابستہ ہے اس کے دامن سے تم لپٹ جاؤ اور جو اللہ و رسول سے الگ ہے اس سے تم بھی الگ رہو جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر اخیر میں بیان ولادت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم و قیام تعظیمی و صلاۃ و سلام پر اس دوسرے سالانہ جلسۂ مبارکہ کا شب کو ساڑھے تین بجے اختتام ہوا اور اس روداد کا "سنی و وہابی کا مناظرہ" تاریخی نام ہوا۔ و آخر دعوانا ان الحمد

لله رب العلمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على خير
خلقه وقاسم رزقه و مالک ملکه بتملیکه عالم اسراره بتعليمه
سيدنا محمد و آله و صحبه وابنه الغوث الاعظم و سراج امته
الامام الاعظم وامام المجدد الاعظم و علينا و على جميع
اخواتنا واخواتنا من اهل سنته وجماعته اجمعين الى ابد
الآبدين آمين۔ برحمتک یا ارحم الراحمين۔

ناشر
الجامعة حشمتیہ
مشاهد نگر پپرا ماهم گونڈہ